دنیا کے ناقابل فراموش حیرت انگیز واقعات

دُنیائے حیرت



دنیا میں ایسے واقعات جنم لیتے ہیں جو سدا کے لئے لوگوں کو
حیرت میں ڈال دیتے ہیں ایسے ہی بے شمار واقعات

دُنیائے حیرت

مرتب : محمد عثمان بلوچ

ناشر

شمع بک ایجنسی نوید اسکوائر اردو بازار کراچی

PH : 021-2773302

فہرست

قدیم ترین گھڑی

دنیا کی اولین میکانیکی گھڑی چین میں 725ء عیسوی میں بنائی گئی تھی اور بنانے والوں کے نام آئی زیگزنگ اور لیانگ لنگ زان تھے۔

دنیا کی سب سے قدیم اور بدستور وقت بتانے والی گھڑی برطانیہ کے سالزبری کیتھڈرل میں موجود ہے۔ اس گھڑی کا چہرہ مسخ ہو چکا ہے۔ تاہم یہ اب بھی وقت بتا سکتی ہے۔ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اسے 1386ء یا اس سے بھی پہلے بنایا گیا تھا۔ 498 سال تک مسلسل چلنے کے بعد 1956ء میں اس کی مرمت کی ضرورت پیش آئی تھی۔

رات کو دن میں بدلنے کا کامیاب روسی تجربہ

روس نے رات کو دن میں بدلنے کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ روسی سائنسدانوں نے خلائی اسٹیشن سے عظیم الجثہ آئینہ کے ذریعہ شب کے آخری حصے میں یورپ کی طرف سورج کی شعاعیں منعکس کی ہیں۔ روسی سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اس تجربہ سے آخرکار ان شہروں کو روشن کرنے میں کامیابی حاصل ہو جائے گی جو موسم سرما میں سورج کی روشنی کے لئے ترس جاتے ہیں۔ قدرتی آفات کے بعد کسی بھی علاقہ میں رات کے وقت امدادی کارروائی کرنے میں بھی آسانی ہو جائے گی۔

مقدمے کی تیز ترین سماعت

تیز ترین عدالتی کارروائی کا اعزاز برطانیہ کے پاس ہے۔ ایک قانونی مقدمہ جس میں ڈیوپورٹ اسٹیلو و دیگران ایک فریق تھے۔ جب کہ دوسرے فریق سرز اور دیگران تھے کی سماعت لندن کے ہائی کورٹ میں 25 جنوری 1980ء کو ہوئی۔ ایک دن کے بعد یعنی 26 جنوری کو اپیل پر اس مقدمے کی سماعت ہوئی اور یکم فروری کی صبح برطانوی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف لارڈز میں اسی مقدمے کی مکمل سماعت ہوئی اور اسی روز دوپہر میں مقدمے کا فیصلہ سنا دیا گیا۔

3 کروڑ 40 لاکھ ڈالر ہرجانہ

1973ء میں فلاڈلفیا امریکہ کے ایک اخبار ''انکوائرر'' نے اپنے شہر کے ایک ممتاز وکیل رچرڈ اے اسپریگ کے بارے میں کئی مضامین شائع کیے جن کے خلاف مذکورہ وکیل نے ہتک عزت کا دعویٰ دائر کر دیا۔ 3 مئی 1990ء کو عدالت نے رچرڈ کے حق میں فیصلہ سناتے ہوئے اخبار کو حکم دیا کہ وہ وکیل کو 3 کروڑ 40 لاکھ ڈالر بطور ہرجانہ ادا کرے۔

غلطی سے قید کیے جانے پر سب سے بڑا معاوضہ

29 سالہ رابرٹ میک لافلن کو اکتوبر 1989ء میں 19 لاکھ 35 ہزار ڈالر ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ اسے ایک ناکردہ جرم کی سزا دی گئی تھی۔ 1979ء میں نیویارک سٹی میں ایک قتل کے الزام میں اسے غلطی سے قید کر دیا گیا تھا۔ اگرچہ اس قتل سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ تاہم اسے 15 سال قید کی سزا سنائی گئی اور 1980ء

سے 1986ء تک چھ سال اس نے حقیقی معنوں میں جیل میں گزارے۔ چھ سال تک ناکردہ جرم کی سزا بھگتنے کے بعد جب اس کا رضائی باپ متعلقہ حکام کو یہ ثبوت دکھانے میں کامیاب ہو گیا کہ رابرٹ کا جرم سے کوئی تعلق نہیں ہے تو اسے رہائی مل گئی۔

برطانیہ میں غلطی سے قید کیے جانے پر جو سب سے بڑا معاوضہ ادا کیا گیا ہے وہ ایک لاکھ پونڈ ہے۔ یہ رقم 5 دسمبر 1989ء کو روپرٹ ٹیلر کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ غلطی سے قید کیے جانے پر دس ہزار پونڈ، بدنیتی پر مبنی استغاثہ پر بیس ہزار اور مثالی ہرجانے پر 70 ہزار پونڈ کی ادائیگی کا حکم دیا گیا۔ دسمبر 1984ء میں روپرٹ ٹیلر کو حشیش رکھنے کے الزام میں غلطی سے گرفتار کر لیا گیا تھا اور نا ٹنگ ہل پولیس اسٹیشن لندن میں اسے چار گھنٹے سے زیادہ دیر تک حراست میں رکھا گیا تھا۔

نان نفقے کا سب سے بڑا مقدمہ

نان نفقے کے سلسلے میں اب تک جو سب سے بڑا مقدمہ سامنے آیا ہے۔ اس میں 3 ارب ڈالر بطور نان نفقہ ادا کرنے کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ بلجیم میں پیدا ہونے والی 23 سالہ شیخہ دینا الفصیح نے اپنے سابق شوہر شیخ محمد الفصیح کے خلاف یہ دعویٰ امریکی ریاست کیلی فورنیا کے شہر لاس اینجلس میں فروری 1983ء میں کیا تھا۔ مدعیہ کے وکیل مسٹر مارون مچل سن نے اتنی بڑی رقم کے دعویٰ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ شیخ کی دولت کے لحاظ سے یہ دعویٰ مناسب ہے اس لئے کہ شیخ کے صرف فلوریڈا میں 14 عالی شان مکانات ہیں جب کہ اس کی ملکیت میں متعدد نجی طیارے بھی شامل ہیں۔ 14 جون 1983ء کو نان نفقے کے مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت نے شیخہ دینا کو 8 کروڑ 10 لاکھ ڈالر کی رقم کا مستحق قرار دیا اور اعلان کیا کہ اگر مدعیہ یہ رقم بھی وصول کر لے تو وہ بہت ہی زیادہ خوش ہو جائے گی۔

پیٹنٹ کا سب سے بڑا مقدمہ

13 مارچ 1986ء کو ہوسٹن ٹیکساس کی ہگیس ٹول کمپنی نے اپنے ایک آلے کے مخصوص پیٹنٹ کے سلسلے میں مقدمہ جیت لیا اور عدالت نے اس کمپنی کے حق میں دست اندازی کرنے کے جرم میں ایک دوسری کمپنی اسمتھ انٹرنیشنل انکارپوریٹڈ کو حکم دیا کہ وہ 20 کروڑ 53 لاکھ 81 ہزار 2 سو 59 ڈالر ادا کرے یہ پیٹنٹ ان کے ''او'' رنگ سیل سے متعلق تھا۔ جو ڈرلنگ کے کام میں استعمال ہوتا ہے۔

معمر ترین جانور

دودھ پلانے والے یا ممالیہ جانداروں میں سب سے طویل عمر تو حضرت انسان ہی کی مصدقہ سمجھی جاتی ہے جو 120 سال کی ریکارڈ عمر تک زندہ تھے اور اتنی طویل زندگی جاپان کے شگیچے چیوایزدی نے پائی تھی۔ جو 29 جون 1865ء کو پیدا ہوئے تھے اور 21 فروری 1986ء کو ان کا انتقال ہوا تھا۔ تاہم جانوروں میں ایشیائی ہاتھی سب سے طویل العمر پایا جاتا ہے۔ اس نسل کے ہاتھیوں میں ایک مادہ ہتھنی جس کا نام ''موودک'' تھا وہ انتہائی باوثوق حوالوں کی روشنی میں 78 سال تک زندہ رہنے کے بعد 17 جولائی 1975ء کو سانتا کلارا کیلی فورنیا میں راہی ملک عدم ہوگئی۔ اس ہتھنی کو دو سال کی عمر میں 1898ء میں جرمنی سے امریکہ لایا گیا تھا۔ نیپال کے شاہی ہاتھی ''پریم پرشاد'' کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ 27 فروری 1985ء کو کسرا چتون میں جب آخری سانسیں لے رہا تھا تو اس وقت اس کی عمر 81 سال ہو چکی تھی۔ تاہم باور کیا جاتا ہے کہ اس کی اصل عمر 65 سے 70 سال کے درمیان تھی۔ سری لنکا کا عالمی شہرت یافتہ ہاتھی۔۔ ''راجہ'' 1931ء سے پاراہیرا کے مذہبی جلوس کی قیادت کرتا آرہا

تھا۔ اس جلوس کی خاص بات یہ تھی کہ ہاتھی کی پیٹھ پر گوتم بدھ کا مقدس دانت رکھا ہوتا تھا۔ 16 جولائی 1988ء کو جب راجہ سور گیاش ہوا تو اس کی عمر مبینہ طور پر 81 سال تھی۔

ایشیائی ہاتھیوں کی ایک اور ریکارڈ خوبی یہ ہے کہ ان کے حمل کی مدت تمام ممالیہ جانوروں میں سب سے طویل ہوتی ہے۔ استقراط حمل سے وضع حمل تک اوسطاً 609 دن یا 20 ماہ سے زائد عرصہ درکار ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ 760 دن بھی لگ سکتے ہیں۔ اس طرح یہ ہاتھی بچے کو جنم دینے میں انسانوں کے مقابلے میں ڈھائی گنا زیادہ وقت لیتے ہیں۔ 1981ء تک شکاریوں کی دست برد سے بچ جانے والے ایشیائی ہاتھیوں کی تعداد 35 ہزار رہ گئی تھی۔

سب سے تیز رفتار وہیل

وہیل کی ایک قسم کلر یا قاتل وہیل کہی جاتی ہے۔ ممکن ہے اس وہیل کے ہاتھوں انسانی جانیں بھی ضائع ہوئی ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اپنے نام کے برعکس یہ ایک شریف النفس مخلوق ہے۔ اپنا پیٹ بھرنے کے لئے یہ انسانوں کی بجائے دوسری مچھلیوں اور دیگر آبی مخلوقات کا شکار کرتی ہے۔ وہیل کی اس قسم کو "جے اور کا" بھی کہتے ہیں۔ اسے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ تمام بحری ممالیہ جانداروں میں یہ سب سے تیز رفتار تصور کی جاتی ہے۔ 12 اکتوبر 1988ء کو ایک نر کلر وہیل نے جو اندازاً 25-30 فٹ لمبی تھی۔ شرقی بحرالکاہل میں 30 ناٹ یا 55.45 کلومیٹر کی رفتار سے فاصلہ طے کرنے کا ریکارڈ قائم کیا تھا۔ کلر وہیل کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ دنیا کے تقریباً تمام سمندروں میں یہ پائی جاتی ہے۔ اسے ڈولفن کی نسل کا بحری جانور قرار دیا جاتا ہے۔

دنیا کی سب سے پہلی ہائی ڈیفینیشن

دنیا کی سب سے پہلی ہائی ڈیفینیشن High defination ٹیلیویژن نشریات کا آغاز الیگزنڈرا پیلس لندن سے 2 نومبر 1936ء کو ہوا تھا۔ اس وقت ٹیلیویژن سیٹس 405 لائنوں پر مشتمل ہوا کرتے تھے اور پورے برطانیہ میں صرف ایک سوٹی وی سیٹس دستیاب تھے۔ ٹی وی نشریات کو عملی شکل دینے والے انجینئر کا نام ڈگلس بریکن شا تھا۔ جرمنی کے شہر برلن میں اس سے پہلے مارچ 1935ء میں لوڈیفینیشن نشریات کا آغاز ہوا تھا۔ جس میں لائنوں کی تعداد 180 تھی جس کی وجہ سے تصویریں نسبتاً کم واضح تھیں۔ بدقسمتی سے اس سال اگست میں اس ٹیلیویژن اسٹیشن کا ٹرانسمیٹر جل گیا۔ اس وقت جو جدید ترین ہائی ڈیفینیشن ٹیلیویژن سیٹس تکمیل کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔ وہ دو ہزار لائنوں پر مشتمل ہیں اور ان ٹیلیویژن اسکرینوں پر نظر آنے والی تصویریں بالکل حقیقی جیتی جاگتی معلوم ہوتی ہیں۔

مواصلاتی سیارے کے ذریعہ پہلی بار بحراوقیانوس کے پار ٹیلیوژن نشریات کا آغاز 11 جولائی 1963ء کو کیا گیا تھا۔ مدار میں موجود اس سیٹلائٹ کا نام "ٹیل اسٹار" تھا جس سے مدد حاصل کی گئی تھی اور اس مواصلاتی سیارے کی وساطت سے امریکی ریاست مین کے شہر آندوور سے ٹیلیویژن پر پہلی تصویر فرانس کے شہر بودو منتقل کی گئی تھی اور یہ تصویر فریڈرک آر کیپل کی تھی جو امریکی ٹیلی ویژن اینڈ ٹیلیگراف کمپنی کے چیئرمین تھے اور جو اس مواصلاتی سیارے کے مالک تھے۔ مواصلاتی سیارے کے ذریعے پہلی بار براہ راست نشریات کا آغاز 23 جولائی 1962 کو ہوا تھا۔

فُل ٹینکی کے ساتھ زیادہ فاصلہ

ایک معیاری گاڑی میں ایک بار ٹینکی بھروا کر اور راستے میں دوبارہ تیل بھروائے بغیر جو سب سے طویل فاصلہ طے کیا گیا ہے۔ وہ 1438.3 میل ہے۔ یہ گاڑی 1990ء ماڈل کی ٹویوٹا لینڈ کروز ڈیزل پک اپ تھی اور اس میں دو اضافی ٹینک لگے ہوئے تھے جس میں 40.7 گیلن اضافی تیل آ سکتا ہے۔ اس گاڑی کو چلانے والے ایوان کینیڈی اور لے باز کر تھے۔ جبکہ امان لی اس میں بطور گواہ سفر کر رہے تھے۔ اس پک اپ نے 1990ء میں پرتھ مغربی آسٹریلیا سے پورٹ آگسٹا جنوبی آسٹریلیا تک کا سفر 31 گھنٹے 51 منٹ میں طے کیا تھا۔ سفر کے دوران اوسط رفتار 45.2 میل فی گھنٹہ تھی اور ایک گیلن میں یہ پک اپ 35.3 میل کا فاصلہ طے کر رہی تھی۔

سب سے بھاری بمبار طیارہ

آٹھ جیٹ انجنوں والا بوئنگ بی۔ 52 ایچ اسٹرا ٹو فورٹریس بمبار طیارہ 242.5 ٹن وزن کے ساتھ پرواز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے پروں کا پھیلاؤ 185 فٹ اور لمبائی 157 فٹ پونے سات انچ ہے اور یہ 650 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زیادہ تیزی کے ساتھ پرواز کر سکتا ہے۔ بی 52 اپنے ساتھ 12 ایس آر اے ایم تھرمو نیوکلیئر کم ہدف والے میزائل یا چوبیس 750 پونڈ وزنی بموں کو اپنے پروں کے نیچے لگا کر اڑ سکتا ہے۔ ان کے علاوہ بمبار طیارے کے پیٹ میں بھی 8 ایس آر اے ایم میزائل اور 500 پونڈ کے 84 بموں کے رکھنے کی گنجائش ہوتی ہے۔

خودکشی

اندازہ لگایا گیا ہے کہ دنیا بھر میں روزانہ ایک ہزار سے زائد افراد مختلف وجوہات کی بنا پر خودکشی کر لیتے ہیں۔ یہ اندازہ 1965ء میں لگایا گیا تھا۔ جس ملک میں خودکشی کی شرح سب سے زیادہ ہے وہ روس ہے جہاں 1984ء میں فی ایک لاکھ کی آبادی میں سے 30 افراد نے خودکشی کی تھی۔ 1987/88ء میں چین میں یومیہ 382 افراد خودکشی کر رہے تھے۔ یا ہر گھنٹے میں 16 افراد خود اپنے ہاتھوں اپنی جان لے رہے تھے۔

وہ ملک جہاں خودکشی کی شرح دنیا بھر میں سب سے کم ہے اردن ہے 1970ء میں وہاں صرف ایک شخص نے خودکشی کی تھی۔ اس طرح دیکھا جائے تو فی ایک لاکھ کی آبادی میں خودکشی کی شرح 0.04 تھی انگلستان اور ویلز میں 1988ء خودکشی کے اعتبار سے بدترین سال تھا۔ کیونکہ اس سال 4271 افراد نے خودکشی کی تھی جو یومیہ 11.7 کے مساوی ہے۔

سب سے بیش قیمت کار

اب تک جو سب سے مہنگی کار بنائی گئی ہے وہ یو ایس پریسیڈینشل 1969ء لنکن کانٹی نینٹل ایگزیکٹو کار ہے۔ 14 اکتوبر 1968ء کو اسے امریکی سیکرٹ سروس کے حوالے کیا گیا۔ اس کی کل لمبائی 21 فٹ 6.3 انچ ہے جب کہ اس کا وہیل بیس 13 فٹ 4 انچ ہے۔ اس خصوصی کار کی تیاری میں بکتر بند گاڑیوں میں استعمال کی جانے والی فولاد کی مخصوص چادر (آرمر پلیٹ) بھی استعمال کی گئی تھی۔ جس پر گولہ بارود کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ صرف اس بلٹ پروف چادر کا وزن 2.3 ٹن ہے۔ جب کہ کار کا

مجموعی وزن 6 ٹن ہے۔ اس کار کو بنانے کے لئے اس پر کی جانے والی ریسرچ ڈیویلپمنٹ اور تیاری پر ایک اندازے کے مطابق 5 لاکھ ڈالر خرچ کیے گئے تاہم اسے 5 ہزار ڈالر سالانہ کی شرح سے کرائے پر دے دیا گیا ہے۔ اس کار کی ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اگر اس کے چاروں ٹائر فائر کر کے بیکار کر دیئے جائیں تو بھی یہ کار 50 میل فی گھنٹے کی رفتار سے فولاد کے بنے ہوئے اندرونی گول چپٹے پہیوں کے سہارے دوڑ سکتی ہے جن کے کناروں پر ربڑ لگا ہوا ہے۔

مارچ 1979ء میں نیویارک کی کیرج ہاؤس موٹر کارز کمپنی کو 1973ء ماڈل کی رولس رائس کار کی تزئین نو میں پورے چار سال مکمل ہو چکے تھے۔ اس کار میں جو تبدیلیاں لائی گئیں ان میں اسے مزید 30 انچ لمبا کرنا بھی شامل تھا۔ ترمیم و اضافے کے بعد کار کی قیمت 5 لاکھ ڈالر رکھی گئی تھی۔

پائلٹ جس نے سب سے زیادہ عرصہ فضا میں گزارا

امریکہ کا جارج ایڈورڈ لانگ (پیدائش 10 / نومبر 1919ء) دنیا کا وہ واحد پائلٹ ہے جس نے یکم مئی 1933ء سے ستمبر 1989ء کے دوران 53 ہزار 2 سو 90 گھنٹے اور 5 منٹ بحیثیت پائلٹ پرواز میں گزارے اس طرح دیکھا جائے تو اس نے اپنی زندگی کا چھ سال سے بھی زیادہ عرصہ فضاؤں میں بسر کیا۔

گاڑیوں کی رجسٹریشن

گاڑیوں پر نمبر پلیٹ لگانے کا رواج 1893ء میں پیرس کی پولیس کی جانب سے شروع کیا گیا تھا۔ جبکہ برطانیہ میں 1903ء میں پہلی بار گاڑیوں پر رجسٹریشن پلیٹیں لگائی گئیں۔

مخصوص اعداد کی نمبر پلیٹوں کے لئے شوقین مزاج افراد بھاری رقوم ادا کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی ایک شوقین مزاج ہانگ کانگ میں ہیں۔ 13 فروری 1988ء کو ہانگ کانگ کی حکومت نے 8 نمبر کی لائسنس پلیٹ نیلام کے لئے پیش کی۔ ہانگ کانگ کی ایک ٹیکسٹائل مل کے مالک لائنگ پونگ نے 50 لاکھ ہانگ کانگ ڈالر ادا کر کے یہ لائسنس پلیٹ خرید لی تھی۔ ہانگ کانگ کے باشندے 8 کے ہندسے کو بہت زیادہ متبرک اور خوش قسمت تصور کرتے ہیں۔

امریکہ میں 1989ء میں 14 کروڑ 30 لاکھ 81 ہزار 4 سو 43 کاریں رجسٹرڈ ہو چکی تھیں۔ یکم مئی 1991ء کو یہ اندازہ لگایا تھا کہ امریکہ میں 14 کروڑ 50 لاکھ کاریں اور 4 کروڑ 52 لاکھ 18 ہزار ٹرک موجود ہیں۔ واضح رہے کہ 1990ء کے تخمینے کے مطابق امریکہ کی آبادی 25 کروڑ 7 لاکھ 72 ہزار تھی۔ اس طرح دیکھا جائے تو وہاں ہر دوسرے آدمی کے پاس گاڑی موجود ہے۔

سب سے بڑا کیمرا

دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے مہنگا صنعتی کیمرا جو اب تک بنایا گیا ہے وہ 27 ٹن وزنی رولس رائس کیمرا ہے۔ جو اس وقت ڈربی، انگلستان کی کمپنی بی پی سی گرافکس لمیٹڈ کی ملکیت میں ہے۔ اس دیو قامت کیمرے نے 1956ء میں تصویر کشی کے کام کا آغاز کر دیا تھا۔ یہ کیمرا 8 فٹ 10 انچ اونچا، سوا آٹھ فٹ چوڑا اور 46 فٹ لمبا ہے۔ اس کیمرے میں جو لینس یا عدسہ لگا ہے وہ 63 انچ کا ہے۔ کیمرے کا بنیادی ڈھانچہ برمنگھم کی کیمرا بلیوز لمیٹڈ نے بنایا ہے۔ 1989ء تک یہ کیمرا بالکل ٹھیک ٹھاک حالت میں تھا اور بھر پور طور پر استعمال کیا جا رہا تھا۔

25 مارچ 1990 کو بریڈفورڈ، انگلستان کے فوٹو گرافی، فلم اور ٹیلی ویژن کے

قومی عجائب گھر میں دو فوٹو گرافروں جان کپین اور کرس وین رائٹ نے ایک پورٹا کا بن یونٹ، سے ایک پن ہول کیمرا تخلیق کیا تھا جو 34 فٹ اونچا، سوا نو فٹ چوڑا اور 9 فٹ لمبا تھا۔ اس یونٹ سے جو براہِ راست پازیٹیو تیار کی گئی وہ 33 فٹ لمبی اور 6 فٹ چوڑی تھی۔

سب سے سستی کاریں

ہر دور میں جس کار کو سب سے سستا ہونے کا اعزاز حاصل رہا ہے وہ 1922ء ماڈل کی ریڈ بگ بک بورڈ تھی۔ مل واکی وسکونسن کی برگس اینڈ اسٹروٹن کمپنی یہ کاریں بنایا کرتی تھی اور ہمیشہ اس کی قیمت 125 اور 150 ڈالر کے درمیان ہوتی تھی۔ 254 پونڈ وزن والی اس کار کا وہیل بیس صرف 26 انچ تھا۔

1948 میں "کنگ مڈگیٹ" کاروں کے اولین ماڈل الگ الگ حصوں کی صورت میں محض ایک سو ڈالر میں فروخت ہوا کرتے تھے۔ خریدار ان حصوں کو خریدنے کے بعد خود ہی جوڑ لیا کرتا تھا۔

جون 1990ء میں برطانیہ میں فروخت کے لئے پیش کی جانے والی سب سے سستی کار پولینڈ کی بنی ہوئی ایف ایس او 1300 تھی جس کی قیمت 3 ہزار 99 پونڈ مقرر کی گئی تھی۔ تاہم کسی کو اگر یہ پسند نہ آئے تو وہ مزید صرف 63 پنس ادا کر کے فیٹ 126 خرید سکتا تھا۔ 652 سی سی والی اس کار میں دو دروازے ہوتے ہیں۔

بلند ترین پل

دنیا میں سب سے اونچی جگہ پر پل امریکی ریاست کولوریڈو میں آبی دزہ رائل گورج کے اوپر بنایا گیا ہے۔ جس کے نیچے سے دریائے ارکنساس گزرتا ہے۔ یہ پل

پانی کی سطح سے ایک ہزار 53 فٹ بلند ہے۔ یہ ایک سپنشن قسم کا پل ہے اور اس کے دونوں پایوں کا درمیانی فاصلہ 880 فٹ ہے۔ اس پل کی تعمیر حیرت انگیز طور پر صرف چھ ماہ کی مدت میں 6 دسمبر 1919ء کو مکمل ہوئی تھی۔

بگ بین کی طویل ترین خاموشی

بگ بین دراصل اس گھڑیال کا نام ہے جو برطانوی پارلیمنٹ کے دارالعوام کے مشرقی کونے پر واقع ایک ٹاور پر نصب ہے۔ 31 مئی 1859ء کو اس گھڑیال نے ٹک ٹک کی آواز نکالنی شروع کی تھی۔ جب سے اب تک یہ مسلسل چل رہی ہے۔ بیچ میں یہ 4 اپریل 1977ء سے 17 اپریل 1977ء کے دوران 13 دنوں کے لئے بند ہوگئی تھی جو اس کی طویل ترین خاموشی سمجھی جاتی ہے۔ 1945ء میں اسٹارلنک نامی کچھ چڑیوں نے اس میں گھونسلے بنا لیے تھے۔ جس کی وجہ سے منٹ کی سوئی 5 منٹ سست ہوگئی تھی۔ بی بی سی کی نشریات کے ذریعہ بگ بین کی آواز پوری دنیا میں پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مختصر ترین شیڈول پروازیں

دنیا کی سب سے مختصر شیڈول پرواز لوگن ایئر فضائی کمپنی چلاتی ہے۔ اس کمپنی کے دو انجنوں اور دس نشستوں والے ٹرانسپورٹ طیارے دنیا کے جنوبی حصے میں واقع آرکنی نامی جزائر کے درمیان پرواز کرتے ہیں۔ یہ جزائر برطانیہ کے قبضے میں ہیں۔ ایک جزیرہ ویسٹرے اور دوسرا پاپا ویسٹرے کہلاتا ہے۔ ان دونوں جزائر کے درمیان فضائی سروس ستمبر 1967ء میں شروع کی گئی تھی۔ اگرچہ یہ فضائی سفر شیڈول کے مطابق محض دو منٹ میں ختم ہو جاتا ہے۔ تاہم ایک بار جب موسمی حالات بہت حد تک

موافقت میں تھے۔ تو کیپٹن اینڈریو نے یہ سفر محض 58 سیکنڈ میں مکمل کرلیا تھا۔ دونوں جزائر کے درمیان دو منٹ کی اس پرواز سے سفر کرنے کے خواہشمند مسافروں کو 20 منٹ پہلے ایئرپورٹ پہنچنا پڑتا ہے۔

امریکہ کی یونائیٹڈ ایئر لائنز بھی مسافروں کے لئے ایک بہت مختصر روٹ کے لئے جیٹ طیارے چلاتی ہے۔ اس ایئر لائنز کے بوئنگ 727 ایک ہی ریاست کیلی فورنیا کے دو مقامات سان فرانسسکو اور اوک لینڈ کے درمیان روزانہ تین بار پرواز کرتے ہیں اور واپس بھی آجاتے ہیں۔ 12 میل کا یہ سفر اوسطاً 5 منٹ میں ختم ہو جاتا ہے۔

سب سے طویل ریلوے پل

دنیا کا سب سے طویل ریلوے پل امریکی ریاست لوزیانا میں میٹائری کے مقام پر ہوئے پی لانگ برج ہے۔ اس پل پر ریل کی جو پٹری بچھی ہے اس کی طوالت 23 ہزار دو سو 35 فٹ ہے جو تقریباً ساڑھے چار میل کے مساوی ہے یہ پل 16 دسمبر 1935ء کو مکمل کیا گیا تھا۔

سب سے کمسن پائلٹ

فوجی پائلٹ کے منصب کے لئے جس شخصیت کو انتہائی کم عمری کے باوجود قبول کیا گیا، وہ سارجنٹ تھامس ڈوبنی (پیدائش 6 مئی 1926) ہے۔ برطانیہ کی رائل ایئر فورس میں اسے 15 سال 5 ماہ کی عمر میں بھرتی کیا گیا تھا۔ برطانوی فضائیہ میں بھرتی کے وقت اس نے اپنی عمر کے بارے میں غلط بیانی سے کام لیا تھا اور اپنی عمر زیادہ بتائی تھی، جبکہ اصل میں وہ صرف 14 سال کا تھا۔

جیمس اے اسٹوڈلی کی عمر اس وقت محض 14 سال 5 ماہ تھی۔ اسے کسی نے بھی جہاز اڑانے کی تربیت نہیں دی تھی۔ اس کم عمری اور بالکل ناتجربہ کاری کے باوجود اس نے ایک طیارہ کامیابی کے ساتھ اڑایا تھا اور اس طیارے میں وہ نہ صرف طیارے کو کنٹرول کر رہا تھا بلکہ اپنے ساتھ اپنے 13 سالہ سگے بھائی جون کو بھی بٹھا رکھا تھا۔ ان دونوں بھائیوں نے دسمبر 1942ء میں لڈگرشال، برطانیہ میں امریکہ کے ایک پائپر کب تربیتی طیارے میں 29 منٹ تک فضائی سفر کے مزے لوٹے تھے۔ ان کی خوش قسمتی تھی کہ اس تربیتی طیارے کی نگرانی پر کوئی چوکیدار مامور نہیں تھا اور یہ بھی ان کی خوش نصیبی تھی کہ زندگی میں پہلی بار کسی تربیت کے بغیر انہوں نے جہاز اڑایا اور پھر بخیر وخوبی زمین پر اتر آئے۔

سب سے کم سن پائلٹ جس نے تن تنہا ہوائی جہاز اڑانے کا اعزاز حاصل کیا ہے وہ کوڈی اے کوک ہے۔ اس نے 24 فروری 1983ء کو میکسیکو کے شہر میکسی کولی کے قریب ایک سینا 150 طیارہ اڑایا تھا اور اس وقت اس کی عمر محض 9 سال 316 دن تھی۔

طویل ترین مقدمہ

اب تک کی معلوم تاریخ کا سب سے طویل قانونی مقدمہ بھارت کے شہر پونا میں 28 اپریل 1966ء کو اس وقت ختم ہو گیا جب بالا صاحب پتلوجی تھوراث کے حق میں اس مقدمے کا فیصلہ سنایا گیا۔ عدالت میں یہ مقدمہ اس کے جد امجد مالوجی تھوراث نے 761 سال قبل 1205ء میں دائر کیا تھا دنیا کا یہ طویل ترین مقدمہ صرف یہ حق منوانے کے لئے لڑا گیا تھا۔ کہ مدعی کو عوامی تقریبات کی صدارت کرنے اور مذہبی تہواروں میں اسے نمایاں مقام پر بیٹھنے کا حق حاصل ہے۔

خلع کی صورت میں سب سے بڑی ادائیگی

مشہور ارب پتی عدنان خشوگی کی سابقہ بیوی ثریا خشوگی نے 1982ء میں اپنے شوہر سے خلع حاصل کیا تھا اور اس خلع کے نتیجے میں ثریا کے وکلا کی کاوشوں سے اسے عدنان خشوگی سے 30 کروڑ پونڈ اور ایک جائداد مل گئی تھی۔

اس قسم کے ایک اور مقدمے میں ٹیکساس امریکہ کے سڈ باس کی سابقہ بیوی مسز این باس نے 53 کروڑ 50 لاکھ ڈالر کی رقم یہ کہہ کر مسترد کر دی کہ یہ رقم اس معیار کو برقرار رکھنے کے لئے ناکافی ہے جس کی وہ عادی ہو چکی ہے۔

استعمال شدہ کار کے لئے خطیر رقم

اگرچہ نجی طور پر طے کیے جانے والے سودوں میں استعمال شدہ کاروں کے لئے بہت زیادہ قیمتیں ادا کی جا چکی ہیں۔ تاہم نیلام عام میں اب تک جو سب سے زیادہ قیمت کسی استعمال شدہ کار کی خریداری پر خرچ کی گئی ہے وہ 64 لاکھ پونڈ یا ایک کروڑ 8 لاکھ 30 ہزار ڈالر ہے۔ اس رقم میں کمیشن کی رقم بھی شامل ہے۔ یہ منہ مانگی قیمت 1962 ماڈل کی فیراری 250 جی ٹی او کے لئے ادا کی گئی تھی سو تھمی نے 22 مئی 1990 کو مونٹے کارلو، موناکو میں یہ کار فروخت کی تھی اور خریدار کا نام تھا ہینس تولین۔

سب سے زیادہ ٹی وی کون دیکھتا ہے

جون 1988ء میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق ایک اوسط امریکی بچہ خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی اپنی 18ویں سالگرہ منانے تک ٹیلیویژن پر کم از کم 26 ہزار قتل کی

وارداتیں دیکھ چکا ہوتا ہے۔ ایک رپورٹ میں یہ حیرت انگیز انکشاف بھی کیا گیا تھا کہ 2 سال سے 16 سال کی عمر تک کے بچے پورے ہفتے میں اوسطاً 31 گھنٹے 52 منٹ ٹیلی ویژن پر پروگرام دیکھنے میں گزارتے ہیں۔

سب سے تیز رفتار لڑاکا جیٹ

سب سے تیز رفتار لڑاکا جیٹ طیارہ روس کا میکویان مگ 25 فائٹر طیارہ سمجھا جاتا ہے۔ ناٹو کی تنظیم اس طیارے کے لئے ''فوکس بیٹ'' کا خفیہ نام استعمال کرتی ہے۔ یہی طیارہ جاسوسی کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے جسے ''فوکس بیٹ۔ بی'' کا نام دیا گیا ہے۔ ایک بار ریڈار میں فوکس بیٹ، بی کی رفتار کی پڑتال کی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ طیارہ 3.2 ماہ یعنی 2110 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کررہا تھا۔ اس طیارے کو جب میزائلوں سے مسلح کیا جاتا ہے تو اس کی حیثیت فائٹر ''فوکس بیٹ۔ اے'' کی ہوجاتی ہے۔ اپنے پروں کے نیچے چار بڑے فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں کے ساتھ جب یہ طیارہ پرواز کرتا ہے تو اس کی رفتار کچھ محدود ہوجاتی ہے تاہم اس وقت بھی وہ ماہ 2.8 یا 1845 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرسکتا ہے۔ ''فوکس بیٹ اے'' طیارے میں صرف ایک پائلٹ کی نشست ہوتی ہے۔ اس کے پروں کا پھیلاؤ 45 فٹ 9 انچ اور لمبائی 278 فٹ 2 انچ ہوتی ہے اندازاً 82 ہزار 500 پونڈ وزن کے ساتھ یہ لڑاکا طیارہ ٹیک آف کرسکتا ہے۔

سب سے اُونچا پل

دنیا کا سب سے اونچا پل گولڈن گیٹ برج ہے جو امریکی ریاست کیلی فورنیا میں سان فرانسسکو کو میزین کو سے ملاتا ہے۔ اس سسپنشن برج کے ٹاورز پانی کی سطح

اور اس کی مجموعی

سے 745 فٹ بلند ہیں۔ 1937ء میں اس پل کی تعمیر مکمل ہوئی تھی

لمبائی 9266 فٹ ہے۔

سب سے زیادہ فاصلہ طے کرنے والی کار

1957ء کے ماڈل کی ایک مرسڈیز 180 ڈی کار کو سب سے زیادہ فاصلہ طے کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اس کار کے مالک امریکی ریاست واشنگٹن کے شہر اولمپیا کے رہنے والے رابرٹ اور ریلی تھے اور اس کار نے اگست 1978ء تک 11 لاکھ 84 ہزار 8 سو 80 میل کا فاصلہ طے کیا تھا۔ بعد میں اس کار کا کیا بنا یہ ایک سربستہ راز ہے۔

ٹیلی ویژن نشریات کا آغاز

ایک ٹیلی ویژن سیٹ دراصل بنیادی طور پر ''کیتھوڈ رے ٹیوب'' ہوتا ہے جس میں لگے ہوئے ''گن'' الیکٹرون کی شعاعوں کو منور اسکرین پر پھینکتے ہیں۔ جونہی یہ شعاعیں اسکرین سے ٹکراتی ہیں اسکرین روشن ہو جاتی ہے۔ یہ شعاعیں بہت تیزی سے قطاروں کی صورت میں گزرتی ہیں۔ اس وقت عام طور پر جو ٹیلی ویژن سیٹ دستیاب ہیں۔ ان میں لائنوں کی تعداد 625 ہوتی ہے اور ان لائنوں کو روشن ہو کر واضح تصویر کی شکل اختیار کرنے میں ایک سیکنڈ کا 25 واں حصہ درکار ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ لائنوں کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی تصویریں اسی قدر واضح اور حقیقت سے قریب تر ہوں گی۔

زخمی کرنے پر سب سے بڑا ہرجانہ

زخمی کیے جانے پر کسی کو بطور ہرجانہ جو سب سے بڑی رقم ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ 7 کروڑ 80 لاکھ ڈالر ہے۔ ایک امریکی عدالت نے 29 ستمبر 1987ء کو یہ خطیر رقم ایک 26 سالہ ماڈل گرل ماریا ہینسن کو ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔ جون 1987ء میں نیویارک شہر کے پررونق علاقہ مینھٹن میں اس ماڈل گرل کا خوبصورت چہرہ استرے کی مدد سے چھیل دیا گیا تھا۔ اس جرم کا ارتکاب کرنے والے تین افراد اس وقت 5 سے 15 سال قید کی سزا بھگت رہے ہیں چونکہ ان کے پاس ہرجانہ ادا کرنے کے لئے کوئی معقول اثاثہ نہیں ہے۔ اس لئے عدالت نے انہیں حکم دیا ہے کہ قید سے رہائی کے بعد وہ جو کچھ بھی کمائیں گے مس ہینسن ان میں سے دس فیصد کی حقدار ہوگی۔

ہرجانے کے سلسلے میں ایک اور مقدمہ بھی مشہور ہے۔ 18 جولائی 1986ء کو امریکہ کی برونکس پریم کورٹ نے علاج کے سلسلے میں مجرمانہ غفلت پر نیویارک سٹی ہیلتھ ہاسپٹلز کو حکم دیا تھا کہ وہ مسز ایگنس مائے ویٹاکر کو 6 کروڑ 50 لاکھ 86 ہزار ڈالر ادا کرے۔

آپ کو یاد ہوگا 1984ء میں بھارت کے شہر بھوپال میں زہریلی گیس کے اخراج کے نتیجے میں ہزاروں افراد ہلاک اور لاکھوں متاثر ہوئے تھے۔ یہ زہریلی گیس ایک غیر ملکی کمپنی یونین کاربائڈ کارپوریشن کے پلانٹ سے خارج ہوئی تھی اور اس کمپنی نے 47 کروڑ ڈالر ہرجانے کی ادائیگی پر اتفاق کیا تھا۔ پانچ لاکھ سے زائد دعویداروں کی طرف سے بھارت کی حکومت نے یونین کاربائڈ کے خلاف دعویٰ دائر کیا تھا جس پر بھارتی حکومت اور کارپوریشن میں تصفیے کے بعد سپریم کورٹ آف انڈیا نے 14 فروری 1989ء کو ہرجانے کی رقم کی ادائیگی کا حکم دیا تھا۔

برطانیہ میں زخمی ہونے پر بطور ہرجانہ جو سب سے خطیر رقم اب تک ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ 12 لاکھ پونڈ ہے۔ 9 اگست 1989ء کو ہائی کورٹ نے مینویل فرنانڈیز کو یہ رقم ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔ جو کار چلاتے ہوئے ٹکرا گیا تھا۔ اس تصادم کے نتیجے میں 22 سالہ مارٹن ہیروپ کے دماغ پر شدید چوٹیں آئی تھیں اور اس کا علاج ناممکن تھا۔

طویل ترین پل

اس وقت دنیا کا طویل ترین پل برطانیہ کے شہر ہمبر سائڈ میں، ہمبر ایسٹوری پل ہے۔ پل کے وسط میں ایک پائے سے دوسرے پائے کے درمیان اصل لمبائی 4262 فٹ ہے۔ 22 جنوری 1966ء کو پل کی تعمیر کے فیصلے کا اعلان کیا گیا اور 27 جولائی 1972ء کو اس کی تعمیر کا آغاز کیا گیا۔ اس پل کے دونوں کھمبے ایک دوسرے کے بالکل متوازی نہیں ہیں بلکہ ان میں تقریباً ڈیڑھ انچ کا فرق ہے۔ جو زمین کی گولائی کے پیش نظر رکھا گیا ہے۔ پل کے درمیانی حصے کے علاوہ اگر شروع اور آخر کے حصوں کو بھی شامل کرلیا جائے تو اس پل کی کل لمبائی 1.37 میل ہوتی ہے۔ 18 جولائی 1980ء کو اس کا ڈھانچہ 9 کروڑ 60 لاکھ پونڈ یا 19 کروڑ 20 لاکھ ڈالر کی لاگت سے مکمل کیا جا چکا تھا اور 17 جولائی 1981ء کو ملکہ الزبتھ دوئم نے اس کا افتتاح کیا تھا۔ اس پل پر سے گزرنے والی موٹر سائیکلوں کو 70 پنس اور بھاری گاڑیوں کو 10.90 پونڈ چنگی ادا کرنی ہوتی ہے۔ تاہم پیدل راہ گیر اور سائیکل سوار اس پل پر سے کوئی محصول ادا کئے بغیر مفت گزر سکتے ہیں۔

دنیا کا سب سے بڑا پل جو اس زیر تعمیر ہے وہ جاپان کے دو بڑے جزائر ہونشو اور شیکو کو ملائے گا۔ اس پل کا درمیانی حصہ 6528 فٹ طویل ہوگا۔ جبکہ پل کی مجموعی

لمبائی 12 ہزار 828 فٹ ہوگی، پل کے درمیان میں نصب دونوں ٹاور سطح سمندر سے 974.40 فٹ بلند ہوں گے اور پل کو سہارا دینے والے دونوں اہم ترین آہنی رسوں کا قطر 1100 ملی میٹر ہوگا۔ اس طرح یہ دونوں چیزیں بھی عالمی ریکارڈ ہوں گی۔

اس وقت بھی جاپان کے ان دونوں جزائر کو ملانے والا ایک پل موجود ہے جسے سیتو اوہاشی برج کہا جاتا ہے۔ یہ پل اس لحاظ سے دنیا کا طویل ترین پل ہے کہ اس کے اوپر بنی دورویہ سڑکوں پر کاریں ٹرک اور بسیں گزرتی ہیں۔ جبکہ اس سڑک کے نیچے ریل کی چار پٹریاں بچھی ہوئی ہیں جس میں سے دو پر اس وقت ٹرینیں دوڑتی ہیں اور دو پٹریاں مستقبل میں بلٹ ٹرین کے گزرنے کے لئے خالی رکھ چھوڑی گئی ہیں۔
سیتو اوہاشی پل کا افتتاح 10 اپریل 1988ء کو کیا گیا تھا۔ اس پل کی تعمیر پر 8 ارب 33 کروڑ ڈالر لاگت آئی تھی۔ جبکہ دوران تعمیر 17 انسانی جانوں کا بھی نذرانہ دینا پڑا تھا۔ یہ پل جزیرہ ہونشو کے شہر کوجیما کو جزیرہ شیکوکو کے شہر سکائیدے سے ملاتا ہے۔
چھ مختلف طرز کے پلوں پر مشتمل یہ پل مجموعی طور پر 12.7 کلومیٹر طویل ہے۔ اس پل پر سے گزرنے والی ہر کار سے 42 ڈالر بطور ٹول ٹیکس وصول کیے جاتے ہیں۔

آہنی رسوں کی مدد سے کھڑا کیا جانے والا دنیا کا سب سے طویل پل بھی جاپان ہی میں ہے جس کی لمبائی 1608 فٹ ہے۔ جزائر ہونشو اور شیکوکو کے درمیان اونومیچی، ایماباری روٹ پر بنائے جانے والے ایکوچی پل کو 1991ء میں مکمل کیا گیا تھا۔ اس روٹ پر ایک اور پل تاتارا بھی بنایا جارہا ہے۔ کیبل کے سہارے کھڑے اس پل کی درمیانی طوالت 2920 فٹ ہوگی اور جب یہ مکمل ہوجائے گا تو اسے دنیا میں سب سے لمبے کیبل اسٹیڈ برج کا اعزاز حاصل ہوگا۔

پلوں کی ایک قسم ''کینٹی لیور'' کہلاتی ہے۔ اس قسم کے پل پر ہر پائے میں دو دو توڑے ہوتے ہیں۔ اس طرز کا سب سے طویل پل کینیڈا میں سینٹ لارنس دریا کے

اوپر تعمیر کیا گیا ہے۔ کیوبک برج کے دونوں پایوں کا درمیانی فاصلہ 1800 فٹ ہے جبکہ پل کی مجموعی لمبائی 3239 فٹ ہے۔ اس پل پر ایک طرف ریل کی پٹری بچھی ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ گاڑیوں کے لئے دو سڑکیں بھی بنی ہوئی ہیں۔ اس پل کی تعمیر 1899ء میں شروع کی گئی تھی اور 3 دسمبر 1917ء کو اسے ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا تھا۔ اس پل کی تعمیر میں 87 جانیں ضائع ہوئیں جبکہ 2 کروڑ 25 لاکھ کینیڈین ڈالر خرچ کئے گئے۔

سب سے تیز رفتار جیٹ

امریکی ایئر فورس کا لاک ہیڈ ایس آر 71 جو دراصل جاسوس طیارہ ہے۔ دنیا کا سب سے تیز رفتار جیٹ طیارہ سمجھا جاتا ہے۔ اس طیارے کو سب سے پہلے 22 دسمبر 1964ء کو اڑایا گیا تھا اور اس وقت یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ یہ طیارہ ایک لاکھ فٹ کی بلندی تک جاسکتا ہے۔ اس کے پروں کا پھیلاؤ 55.6 فٹ اور لمبائی 107.4 فٹ ہے اور ٹیک آف کے وقت اس کا وزن 85 ٹن ہوتا ہے۔ جاسوس طیارہ 780 ہزار 750 فٹ کی بلندی پر آواز سے تین گنا زیادہ رفتار سے ایک اڑان میں 2982 میل کا فاصلہ طے کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ باور کیا جاتا ہے کہ اس قسم کے 30 طیارے بنائے گئے تھے تاہم بعد میں امریکی فضائیہ نے ان کا استعمال متروک کردیا۔

15 جنوری 1988ء کو یہ اطلاع منظر عام پر آئی تھی کہ امریکی ایئر فورس خفیہ طور پر اسٹیلتھ ایئر کرافٹ کے منصوبے پر عمل کر رہی ہے جو ایک لاکھ فٹ سے بھی بلندی پر ماہ 5 یعنی 3800 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے (یہ طیارے جنگ خلیج کے موقع پر عراق کے خلاف استعمال بھی کئے گئے تھے۔)

اجتماعی خودکشی

18 نومبر 1978ء کو گیانا کے شہر پورٹ کائی توما کے قریب ایک فرقے کے لوگوں نے بڑی تعداد میں اجتماعی خودکشی کی تھی۔ خودکشی کرنے والوں نے آسان موت کے لئے سریع الاثر زہر سائنائڈ کا انتخاب کیا تھا۔ خودکشی کرنے والوں کی تعداد 913 تھی اور انہیں خودکشی کی ترغیب دینے والا مالیخولیا میں مبتلا ایک خودساختہ پیشوا سان فرانسسکو کا جم جونز تھا جس نے بیرونی ممالک میں لاکھوں ڈالر جمع کر رکھے تھے۔

جاپان کے شہر کوہاما کے جنوب میں خلیج ساگامی میں واقع ایک جزیرے میں آتش فشاں ماؤنٹ یہارا ہے۔ ایک زمانے میں یہ آتش فشاں خودکشی کرنے والوں کے لئے بہت پرکشش سمجھا جاتا تھا۔ 1933ء سے 1936ء کے دوران اس آتش فشاں کے دہانے میں کود کر ایک ہزار سے زائد افراد نے اپنی جانیں دے دی تھیں۔

کم وقت میں انتہائی بلندی پر پہنچنا

15 اگست 1989ء کو رولس رائس فلائٹ ٹیسٹ سینٹر برسٹل، برطانیہ میں برٹش ایرو اسپیس کا ہینز فریک ایک ہیریئر جی آر 5 طیارے کے ساتھ فضا میں بلند ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے 39 ہزار 370 فٹ کی بلندی پر پہنچ گیا۔ کھڑے ہوئے طیارے کو اسٹارٹ کرنے سے لے کر بلندی تک پہنچنے میں اسے صرف 2 منٹ 6.6 سیکنڈ لگے۔

روس کے الیگزنڈر فیدوتوف نے بھی اپنے میکویان ہی 266 ایم (مگ۔ 25) طیارے میں اس قسم کا ایک ریکارڈ 17 مئی 1975ء کو قائم کیا تھا۔ جب اس کا مگ طیارہ ٹیک آف کے 4 منٹ 11.7 سیکنڈ کے بعد 98 ہزار 425 فٹ کی بلندی پر پہنچ

گیا تھا۔

فضائی رفتار کا مصدقہ ریکارڈ

فضائی رفتار کا مصدقہ آفیشیل ریکارڈ 2193.167 میل فی گھنٹہ ہے۔ یہ ریکارڈ کیپٹن ایڈن ڈبلیو جوئرز اور میجر جارج ٹی موبر گن جونیئر نے لاک ہیڈ کمپنی کے ایس آر 71اے طیارے میں بیل ایئر فورس بیس، کیلی فورنیا میں ساڑھے 15 میل طویل راستے پر 28 جولائی 1976ء کو قائم کیا تھا۔

سب سے قیمتی گھڑی

اب تک گھڑی کے لئے جو سب سے زیادہ قیمت ادا کی گئی ہے۔ 80لاکھ 80ہزار پونڈ یا 15لاکھ 40ہزار ڈالر یا 3 کروڑ 85لاکھ روپے ہے۔ یہ قیمت ایک قدیم نادرالوجود گھڑی کے لئے پیش کی گئی تھی جس کے تخلیق کار کا نام تھامس ٹامپین (1713ء۔ 1639ء) تھا لبوتری شکل کی اس مختصر ترین گھڑی کا کوئی اور نمونہ نہیں بنایا گیا تھا۔ اسے ''نائٹ کلاک'' کا بھی خطاب دیا گیا تھا 6 جولائی 1989ء کو لندن کے کرسٹی کے نیلام گھر میں اسے نیلام کر دیا گیا تھا۔

وہ جنہوں نے سب سے زیادہ قتل کیے

ہندوستان کے بدنام زمانہ ٹھگ ڈاکو بہرام کے مقدمے کے دوران یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچا کہ اس نے 1790ء اور 1840ء کے دوران اودھ کی ریاست میں 931افراد کو اپنے مخصوص زرد اور سفید رومال سے گلا گھونٹ کر ہلاک کیا تھا۔ ایک زمانہ تھا جب پورے ہندوستان پر ٹھگوں نے اپنی دہشت پھیلا رکھی تھی اندازہ لگایا گیا

ہے کہ اس دور میں جو 1550ء سے شروع ہوا تھا تقریباً 20 لاکھ ہندوستانیوں کو ٹھگوں نے گلے میں پھندا ڈال کر ہلاک کیا تھا بالآخر 1853ء میں جب ہندوستان پر فرنگیوں کا تسلط قائم ہوا تو اس کے بعد ٹھگوں کی یہ دہشت گردی بھی ختم ہوگئی۔

وہ قاتلہ جس کے ہاتھوں سب سے زیادہ افراد قتل ہوئے، ہنگری کے ایک نواب کی بیوی ارزابتھ بھوری (1614ء۔1560ء) تھی اس ایک اکیلی عورت نے 650 انسانوں کا خون کیا تھا۔ اس کے خلاف مقدمے کی سماعت 2 جنوری 1611ء کو شروع ہوئی تو ایک گواہ نے اس بات کی تصدیق کہ اس نے خود تمام مقتولین کے ناموں کی وہ فہرست دیکھی ہے جو قاتلہ نے خود اپنے ہاتھ سے تحریر کی تھی۔ یہ بڑی حیران کن بات تھی کہ تمام مقتولین نوجوان دوشیزائیں تھیں جو سبھی تھے میں اس کے محل کے قرب وجوار میں رہتی تھیں۔ اسی محل میں قاتلہ کا 21 اگست 1614ء کو انتقال ہوگیا۔ جرم ثابت ہونے کے بعد اسے اس کے کمرے میں نظر بند کردیا تھا جہاں وہ ساڑھے تین سال قید رہی۔

سب سے تیز رفتار کیمرا

امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، لندن کی بلیکیٹ لیبارٹری نے طاقتور لیزر شعاعوں پر تحقیق کے سلسلے میں ایک کیمرا بنایا ہے جو دنیا کا تیز ترین کیمرا مانا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کیمرا ایک سیکنڈ میں 33 ارب کی شرح سے تصویریں محفوظ کرسکتا ہے۔ ایک اور تیز رفتار کیمرا بودنگڈن، برطانیہ کی ہیڈ لینڈ فوٹونکس لمیٹڈ کمپنی نے بنایا ہے جس کا نام ''ایما کون 675'' ہے۔ یہ کیمرا ایک سیکنڈ میں 60 کروڑ تصاویر کھینچنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

قالین اور غالیچے

اب تک کی معلوم تاریخ کا اولین قالین وہ ہے جو 1947ء میں جنوبی سائیریا کی پیزیرک وادی سے روسی ماہر آثار قدیمہ سرگے ایوانووک رودینکو نے دریافت کیا تھا۔ بھیڑ کی اون سے بنے ہوئے اس قالین کی پیائش چھ مربع فٹ ہے اور دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ قالین چوتھی تیسری صدی قبل مسیح میں بنایا گیا تھا۔ یہ قالین آج بھی ہرمیٹیج لینن گراڈ میں محفوظ ہے۔

قدیم قالینوں میں ایک سب سے بڑا قالین بغداد کے عباسی خلفاء میں شامل خلیفہ ہاشم کی ملکیت تھا۔ اس قالین کی تیاری میں ریشم کے علاوہ سونے کے تار بھی استعمال کیے گئے تھے۔ مشہور ہے کہ یہ قالین 180 فٹ لمبا اور 300 فٹ چوڑا تھا۔ 13 فروری 1982ء کو نیویارک شہر میں فلمی ستاروں کے ساتھ ایک شب منائی گئی تھی۔ اس پروقار تقریب کے موقع پر الائیڈ کارپوریشن کی جانب سے ریڈیو سٹی میوزک ہال سے نیویارک ہلٹن تک ایونیو آف دی امریکاز پر سرخ قالین کا فرش بچھایا گیا تھا۔ قالین 52 ہزار 225 مربع فٹ کے رقبے پر پھیلا ہوا تھا اور پورے قالین کا وزن 28 ٹن تھا۔

دنیا میں اب تک جو سب سے بہترین قالین بنایا گیا ہے اس کے ایک مربع انچ جگہ پر استعمال کی گئی ڈوریوں میں 3716 گرہیں لگائی گئی ہیں۔ یہ قالین ہیریک ترکی کی ایک فرم اورزی پیک ہال سیلیک نے تیار کروایا تھا۔ اس قالین کی بنائی کے لئے دنیا بھر کے تین ہزار ماہرین میں سے صرف پانچ خواتین کا انتخاب کیا گیا تھا۔ یہ منصوبہ پانچ سال میں مکمل ہوا اور تکمیل پر اس قالین کا نام ''ہیریک کا خزانہ'' رکھا گیا۔

مارچ 1988ء میں یہ قالین گندھارا کارپٹ جاپان لمیٹڈ ٹوکیو کو فروخت کیا گیا۔

دنیا کا سب سے عظیم الشان قالین خسرو کا بہار یہ قالین تھا یہ قالین عراق میں سامانی محل کے دربار میں بچھایا گیا تھا۔ سات ہزار مربع فٹ پیائش والے اس قالین میں ریشم اور سونے کے دھاگے استعمال کئے گئے۔ اس کے علاوہ ان پر زمرد بھی جڑے ہوئے تھے۔ 635 عیسوی میں عراق کو فتح کرنے والوں نے اس قالین کو مال غنیمت کے طور پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ اس وقت جو ٹکڑے دستیاب ہیں انہیں سامنے رکھ کر یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اصل قالین کی مالیت 10 کروڑ پونڈ کے لگ بھگ ہوگی۔

سب سے بڑا تہنیتی کارڈ

دنیا کا سب سے بڑا تہنیتی کارڈ امریکی ریاست فلوریڈا کے شہر جیکسن ویل کی ایک تنظیم اوشن وے پی ٹی اے کے سات ارکان کی جانب سے تخلیق کیا گیا تھا۔ اس تہنیتی کارڈ کی لمبائی 37 فٹ 13 انچ اور چوڑائی 54 فٹ 19 انچ تھی۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس پوسٹل سروس کی طرف سے یہ عظیم الجثہ کارڈ 21 اپریل 1989ء کو اوشن وے سیونتھ گریڈ سینٹر کے حوالے کیا گیا۔

وہ شخص جسے دنیا بھر میں سب سے زیادہ کارڈوں کے ذریعہ شفایاب ہونے کی دعا دی گئی وہ سرے برطانیہ کے کریگ شیر گولڈ ہیں۔ مئی 1990ء تک ان کے پاس موصول شدہ گیٹ ول کارڈز کی تعداد ایک کروڑ 62 لاکھ 50 ہزار 6 سو 92 تک پہنچ گئی تھی۔

سب سے بڑا سب سے چھوٹا نوبل پرائز

اب تک جو سب سے بڑا نوبل انعام دیا گیا ہے۔ اس کی مالیت سوئیڈن کی

کرنسی میں 40لاکھ کرونا بنتی ہے۔ یہ انعام جو 1990ء میں دیا گیا تھا 4لاکھ ہزار پاؤنڈ کے برابر ہے۔

نوبل پرائز کے تحت اب تک جو سب سے کم انعامی رقم دی گئی ہے۔ وہ ایک لاکھ 15ہزار سویڈش کرونا ہے جو 6ہزار 6سو 20پاؤنڈ کے مساوی تھی۔ یہ انعام 1923ء میں دیا گیا تھا۔

نوبل انعامات

نوبل انعامات دنیا کے سب سے بیش قیمت انعامات تصور کیے جاتے ہیں۔ اس کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ الفریڈ برن ہارڈ نوبل (96-1833ء) سویڈن کے ایک غیر شادی شدہ کیمیادان اور کیمیکل انجینئر تھے اور اس سائنسدان نے 1866ء میں ڈائنامائٹ ایجاد کیا تھا۔ ان کے انتقال کے بعد ان کی وصیت کے مطابق 89لاکھ 60ہزار ڈالر سے نوبل فاؤنڈیشن قائم کیا گیا۔ ہر سال 10دسمبر کو جو نوبل کی برسی اور فاؤنڈیشن کے قیام کا دن ہے۔ ان کے وقف کردہ اس فنڈ سے دنیا بھر میں مخصوص شعبوں میں اہم خدمات انجام دینے والی شخصیات کو گرانقدر انعامات دیئے جاتے ہیں۔ نوبل انعامات سب سے پہلے 1901ء میں دیئے گئے۔ جن شخصیتوں کو یہ اولین انعامات دیئے گئے۔ ان کا تعلق طبیعات، کیمیا، علم عضویات (فزیولوجی) یا علم الادویہ، ادب اور امن کے شعبے سے تھا۔

سب سے قیمتی مقدس چیز

وہ مقدس چیز جس کی قدر و قیمت بھی مسلمہ ہے، گوتم بدھ کا ایک طلائی مجسمہ بنکاک کے واٹ تریمنز مندر میں رکھا ہے۔ سونے کا بنا ہوا یہ مجسمہ 10فٹ بلند اور

اندازاً ساڑھے پانچ ٹن وزنی ہے۔اپریل 1990ء میں ایک اونس خالص سونے کی قیمت 227 پونڈ تھی اور اس طرح اس وقت اس مجسمے کی کل مالیت 2 کروڑ 11 لاکھ پونڈ تھی۔اس مجسمے کے بارے میں دلچسپ امر یہ ہے کہ 1054ء سے پہلے کوئی اس مجسمے کو اہمیت نہیں دیتا تھا۔کیونکہ یہ طلائی مجسمہ مٹی کے پلاسٹر سے چھپا ہوا تھا اور لوگ اسے ایک عام مٹی کا مجسمہ سمجھتے تھے لیکن 1954ء میں اتفاقاً یہ مجسمہ حادثاتی طور پر زمین پر گرا اور ٹوٹ گیا جس کے بعد اس کے اندر سے سونے کا بنا ہوا یہ قیمتی مجسمہ نمودار ہوا اور جب سے یہ طلائی مجسمہ دنیا بھر کے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

زہر خورانی سے بڑے پیمانے پر ہلاکتیں

1981ء میں اسپین میں خوردنی تیل کا ایک اسکینڈل بہت مشہور ہوا تھا۔اس زہریلے خوردنی تیل کے استعمال کے نتیجے میں 600 افراد کو اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑا تھا۔یکم مئی 1981ء کو اس اسکینڈل کا پہلا شکار ایک آٹھ سالہ بچہ نامعلوم وجوہات کی بنا پر پراسرار حالت میں انتقال کر گیا۔12 جون کو یہ انکشاف ہوا کہ مذکورہ بچے کی موت شلجم اور بند گوبھی کے بیجوں سے غیر معیاری طور پر تیار کیا گیا خوردنی تیل کھانے میں استعمال کرنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔پھر اس کے بعد جن جن لوگوں نے یہ زہریلا تیل استعمال کیا تھا ان میں سے کوئی بھی نہ بچ سکا۔اس طرح کل 600 افراد کی جانیں ضائع ہو گئیں۔خوردنی تیل تیار کرنے والے رامن اور ایلیس فیرورو سمیت 38 ملزموں پر 30 مارچ 1987ء سے 28 جون 1988ء تک مقدمہ چلتا رہا، عدالت نے انہیں 586 افراد کو جان سے مارنے کا مجرم قرار دیا اور استغاثہ نے مطالبہ کیا کہ مجرموں کو ان کے اس گھناؤنے جرم پر مجموعی طور پر 60 ہزار سال قید کی سزا سنائی جائے۔

سب سے معمر پائلٹ

دنیا کا سب سے عمر رسیدہ پائلٹ ایڈ میکارٹی (پیدائش 18 ستمبر 1885ء) ہے۔ امریکی ریاست ایڈاہو کے شہر کمبر لے کے رہنے والا یہ شخص 1979ء میں اپنے 30 سال پرانے ایر کوپ طیارے کو اڑا کر جب فضا کی بلندیوں میں لے گیا تھا تو اس وقت اس کی عمر 94 سال تھی۔ یہ ہوائی جہاز فرسودہ ہو چکا تھا اور اسے نئے سرے سے بنایا گیا تھا۔

سب سے معمر اور سب سے کم سن فضائی مسافر

تقریباً ہر سال ہی طیاروں میں دوران پرواز ولادت کی اطلاعات منظر عام پر آتی رہی ہیں۔ تاہم سب سے معمر شخصیت جس نے انتہائی کم سنی میں ہوائی جہاز کا سفر اختیار کیا، وہ مسز جیکا ایس سوکٹ (پیدائش 17 ستمبر 1871ء) تھیں انہوں نے درمونٹ سے فلوریڈا کا سفر دسمبر 1981ء میں کیا تھا اور اس وقت ان کی عمر 110 سال 3 ماہ تھی۔

طویل ترین تیرتا ہوا پل

پانی کی سطح پر تیرتا ہوا سب سے لمبا پل امریکی ریاست واشنگٹن کے شہر سئیل میں سکنڈ لیک واشنگٹن برج ہے۔ اس کی کل لمبائی 12596 فٹ ہے جب کہ اس کا تیرنے والا حصہ 7518 فٹ طویل ہے۔ ایک کروڑ 50 لاکھ ڈالر کی لاگت سے اسے اگست 1923ء میں مکمل کیا گیا تھا۔

طویل ترین شیڈول پروازیں

امریکہ کی یونائیٹڈ ایئر لائنز اور آسٹریلیا کی کنٹاس فضائی کمپنی لاس اینجلس، کیلی فورنیا، امریکہ سے سڈنی آسٹریلیا تک جو راہ راست نان اسٹاپ پروازیں چلاتی ہیں وہ دنیا کی سب سے طویل شیڈول فلائیٹس سمجھی جاتی ہیں۔ لاس اینجلس سے سڈنی کا فاصلہ 7487 میل سے زیادہ ہے اور کہیں رکے بغیر اس براہ راست پرواز میں 14 گھنٹے 50 منٹ صرف ہوتے ہیں۔ دونوں فضائی کمپنیاں اس طویل سفر کے لئے بوئنگ 747 ایس پی (اسپیشل پرفارمنس) استعمال کرتی ہیں۔

سامان کی ترسیل کے لئے اب تک کسی کمرشل جیٹ نے جو سب سے طویل فاصلہ راستے میں اترے بغیر طے کیا ہے وہ 11 ہزار 250 میل ہے۔ آسٹریلیا کی فضائی کمپنی کنٹاس کے بوئنگ 400-747 لانگ رینج" نے اس مرحلے میں لندن سے سڈنی تک پرواز کی تھی۔ 17-16 اگست 1989ء کو 20 گھنٹے 9 منٹ کی اس پرواز میں بوئنگ طیارے نے 76.6 ٹن شیل کمپنی کا خصوصی طور پر وضع کیا ہوا جیٹ اے ون نامی فضائی ایندھن استعمال کیا تھا۔ کسی فضائی کمپنی نے پہلی بار اس روٹ پر نان اسٹاپ پرواز مکمل کی تھی۔

سب سے بڑا یہودی معبد

یہودیوں کی سب سے بڑی عبادت گاہ عمانویل معبد ہے۔ یہ نیویارک شہر کے پانچویں الیونیو کی 65 ویں سڑک پر واقع ہے۔ اس معبد کی تعمیر ستمبر 1929ء میں مکمل ہوئی تھی۔ عبادت گاہ کے سامنے کے حصے کی لمبائی 150 فٹ ہے جبکہ 65 ویں اسٹریٹ پر یہ 253 فٹ تک پھیلی ہوئی ہے۔

وہائٹ ہاؤس کیا ہے؟

امریکی صدر کی سرکاری رہائش گاہ کا نام وہائٹ ہاؤس ہے۔ واشنگٹن ڈی سی میں پنسلوانیا ایونیو کے جنوبی سمت وزارت خزانہ اور ایگزیکٹو آفس کی عمارت کے درمیان وہائٹ ہاؤس کی عمارت 18 ایکڑ رقبے پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس عمارت کی دیواریں سینڈ اسٹون کی بنی ہیں۔ بیرونی دیواریں سفید رنگ میں رنگی گئی ہیں، جس کی وجہ سے اس عمارت کا نام وہائٹ ہاؤس پڑ گیا۔ 24 اگست 1814ء کو جب جیمز میڈلین صدر تھے، انگریزوں نے یہ عمارت جلادی تھی۔ اکتوبر 1817ء میں جیمز ہوبان نے دوبارہ نئے سرے سے یہ عمارت تعمیر کی۔ عام طور پر وہائٹ ہاؤس صبح 10 بجے سے دن کے 12 بجے تک ہفتے میں 5 دن منگل سے ہفتے تک کھلا رہتا ہے۔ تاہم عمومی افراد وہائٹ ہاؤس کے گراؤنڈ فلور اور اسٹیٹ فلور تک ہی رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

سب سے معمر امریکی صدر

امریکہ کے سب سے پہلے صدر جارج واشنگٹن سے لے کر موجودہ صدر جارج بش تک کل 41 افراد صدارت کے عہدے پر فائز ہوئے ہیں۔ منتخب بل کلنٹن جنوری 1993ء میں امریکہ کے 42 ویں صدر بن گئے تھے۔

ان میں سب سے معمر صدر رونالڈ ریگن تھے جنہوں نے 1981ء میں 69 سال 349 دن کی عمر میں پہلی بار صدر کے عہدے کا حلف اٹھایا اور 1985ء میں دوسری بار جب وہ چار سال کے لئے صدر منتخب کئے گئے تو ان کی عمر 73 سال تھی۔

پوسٹ کارڈز

دنیا کے مختلف ممالک کے پوسٹ کارڈز جمع کرنے کے مشغلے کو ڈیلٹیولوجی (Deltiology) کہتے ہیں اور یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ڈاک کے ٹکٹ اور سکے جمع کرنے کے مشغلے کے بعد تیسرے نمبر پر دنیا کا مقبول ترین مشغلہ پوسٹ کارڈز جمع کرنا ہے۔ پوسٹ کارڈز جاری کرنے والا دنیا کا پہلا ملک غالباً آسٹریلیا ہے جس نے 1869ء میں اس کا اجراء کیا تھا۔ جبکہ برطانیہ میں پوسٹ کارڈوں کا سلسلہ 1872ء میں شروع ہوا تھا۔ صرف ایک پوسٹ کارڈ کے لئے اب تک جو سب سے زیادہ قیمت ادا کی گئی ہے وہ 4 ہزار 4 سو ڈالر ہے۔ یہ قیمت ان پانچ پوسٹ کارڈز میں سے ایک کے لئے ادا کی گئی تھی جو "موچا دیورلی سائیکل" کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ قیمتی پوسٹ کارڈ ستمبر 1984ء میں الی نوائے امریکہ کے سوزن براؤن نکلسن نے فروخت کیا تھا۔

سب سے بڑا کاغذی فانوس

باریک رنگین کاغذوں کی مدد سے بنائی جانے والی چینی طرز کی سب سے بڑی قندیل کی اونچائی 12 فٹ پونے دو انچ ہے جبکہ اس کا گھیراؤ 39 فٹ 4 انچ ہے۔ یہ کاغذی لالٹین 29 فروری 1989ء کو 22 روز کی سخت محنت کے بعد لوٹس لینڈن انٹرنیشنل بدھسٹ سینٹر اور سیول ہلٹن انٹرنیشنل ہوٹل جنوبی کوریا کے عملہ کے افراد نے اپنے ہاتھوں سے بنائی تھی۔

پیپر کلپ

لوہے کی ایک پیپر کلپ جو 23 فٹ لمبی اور 600 کلوگرام وزنی ہے ناروے کی

ایک کمپنی اومساڈ اینڈ سن نے بنائی تھی۔ اس پیپر کلپ کی نقاب کشائی سینڈویکا کے نارویکین اسکول آف مینجمنٹ میں جوہان ویلر کے اعزاز میں کی گئی۔ جوہان ویلر وہ شخص ہے جس نے 1899ء پیپر کلپ ایجاد کی تھی۔

واحد امریکی صدر جو مستعفی ہوا

رچرڈ نکسن کے نام کے ساتھ واٹر گیٹ اسکینڈل نتھی ہوگیا ہے۔ رچرڈ نکسن واحد امریکی صدر ہیں جو مذکورہ اسکینڈل میں ملوث ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے صدرات سے مستعفی ہو گئے تھے۔ وہ دوبارہ امریکہ کے صدر منتخب ہوئے تھے اور ان کا دور اقتدار 1969ء سے 1974ء تک محیط تھا۔

وہ جیٹ طیارہ جس نے سب سے زیادہ پروازیں کیں

''فلائٹ انٹرنیشنل'' جریدے کے اپریل 1990ء کے شمارے میں ان جیٹ طیاروں کا ایک سروے شائع ہوا تھا جو اپنی مقررہ میعار مکمل کر چکے تھے اور اب ''بڑھاپے'' کے دن کاٹ رہے تھے۔ اس سروے سے معلوم ہوا کہ میکڈونل ڈگلس کمپنی کا ایک ڈی سی 9 جیٹ طیارہ 21 سال سے کم مدت میں 90 ہزار 914 پروازوں پر جا چکا تھا اور یہ تمام پروازیں ریکارڈ پر موجود تھیں۔ ان حیران کن اعداد وشمار سے یہ پتا چلتا ہے کہ اس طیارے نے روزانہ دس اور ہفتہ واری تعطیل کے دنوں میں 11 یومیہ پروازیں کی تھیں۔ تاہم اگر طیارے کی دیکھ بھال میں خرچ ہونے والے گھنٹوں کو مجموعی مدت میں سے منہا کر دیا جائے تو پھر اس صورت میں یومیہ پروازوں کی تعداد کہیں زیادہ ہوسکتی ہے۔

رسیاں

اب تک جو سب سے موٹا رسا بنا گیا ہے اس میں ناریل کے ریشوں سے مدد لی گئی تھی اس رسے کا قطرہ 47انچ تھا اور 1858ء میں اسے برمنگھم کے جون اور ایڈون رائٹ نے برطانوی بحری جہاز ''گریٹ ایسٹرن'' کو باندھنے کے لئے بنایا تھا۔ یہ رسا چار موٹی ڈوریوں پر مشتمل تھا اور ہر ڈوری میں 3780 ریشے تھے۔

کسی جوڑ کے بغیر اب تک جو سب سے لمبی رسی بنی گئی ہے وہ 11.36 میل لمبی تھی۔ اس کا قطر ساڑھے چھ انچ تھا اور اسے 1874ء میں لندن میں فراسٹ برادرز (اب برٹش روپس لمیٹڈ) نے بُنا تھا۔

لوہے کے تاروں سے گندھا ہوا سب سے مضبوط رسے کا قطر 11.1انچ ہے اور یہ رسا 3250 ٹن وزن برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

نوبل انعام حاصل کرنے والی سب سے معمر شخصیت

امریکہ کے پروفیسر فرانسیس پیٹن روس (1879-1970ء) وہ سب سے معمر ممتاز شخصیت ہیں، جنہیں نوبل انعام دیا گیا۔ 1966ء میں انہیں علم عضویات (فزیولوجی) یا علمِ الادویہ کے شعبے میں دوسرے سائنسدان کے ساتھ مل کر کام کرنے کے اعتراف میں جب نوبل پرائز دیا گیا تو اس وقت اس کی عمر 87 سال تھی۔

طویل عرصہ تک تیار کی جانیوالی کاریں

برطانیہ کی مورگن موٹر کار کمپنی 1910ء میں قائم ہوئی تھی اور ایچ ایس ایف مورگن نے اسی سال اپنی پہلی کار بنائی تھی۔ اس کمپنی نے 1935ء میں پہلی بار

مورگن 4/4 کار بنائی اور آج بھی معمولی تبدیلیوں کے ساتھ اس کار کی پروڈکشن جاری ہے۔ 27 دسمبر 1990ء کو اس کار نے اپنی 55 ویں سالگرہ منائی۔ توقع ہے کہ مزید چار سال تک یہ کار بنتی رہے گی۔

وہ کاریں جو بہت بڑی تعداد میں تیار کی جاتی ہیں، ان میں سیٹروِن 2 ڈی وی اور واکس ویگن "بیٹیل" شامل ہیں۔ یہ کاریں 1938ء سے مسلسل بنائی جارہی ہیں۔ سیٹروِن کی آخری کھیپ جولائی 1990ء میں فیکٹری سے نکلی تھی۔ 15 مئی 1981ء کو میکسیکو میں جرمن کار ساز کمپنی واکس ویگن کی بنائی ہوئی "بیٹیل" ماڈل کی 2 کروڑویں کار باہر نکلی تھی اور دنیا کے بعض حصوں میں اب بھی اس ماڈل کی بچی کھچی تعداد تیار ہورہی ہے۔

لگژری کاروں میں امریکہ کی بنی ہوئی کیڈلک فلیٹ روڈ 1936ء سے میدان میں ہے۔ بڑے پیمانے پر بنائی جانے والی امریکہ کی قدیم ترین ماڈل جو آج بھی تیار ہورہی ہے، کرائسلر امپریل ہے۔ یہ ماڈل 1926ء سے 1984ء تک مسلسل دستیاب تھی۔ پھر چھ سال کے وقفے کے بعد 1990ء میں اس کی پیداوار دوبارہ شروع ہوئی اور تاحال یہ سلسلہ جاری رہا۔

سب سے چوڑا پل

آسٹریلیا کا مشہور زمانہ سڈنی ہاربر برج 1650 فٹ لمبا ہے اور اس پل کو دنیا کے سب سے چوڑے پل کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اس پل کی چوڑائی 160 فٹ ہے۔ اس پل پر بجلی سے چلنے والی ٹرینوں کے لئے دو پٹریاں بچھی ہیں، ان کے علاوہ گاڑیوں کے لئے 8 رویہ سڑکیں ہیں۔ پل پر سائیکل سواروں اور پیدل چلنے والوں کے لئے الگ راستے بنائے گئے ہیں۔

گھڑی کا سب سے بڑا ڈائل

دنیا کی وہ گھڑی جس کا ڈائل یا چہرہ سب سے بڑا ہے، وہ ایک پھول گھڑی کا چہرہ ہے۔ پھولوں سے ڈھکے اس گھڑی کے چہرے کا قطر 68 فٹ پونے گیارہ انچ ہے۔ اسے جاپان کی مشہور گھڑی ساز کمپنی سیکو نے ایک اور جاپانی کمپنی کوریوفو جیشو کے لئے بنایا ہے اور اسے جاپان کے شہر ہوکائیڈو کی روز بلڈنگ کے اندر نصب کیا گیا ہے۔ اس گھڑی کی سب سے لمبی سوئی 27 فٹ ساڑھے دس انچ طویل ہے۔

طویل دورانیے کی پرواز

ریکارڈ پر سب سے طویل عرصے تک جاری رہنے والی پرواز کی ریکارڈ مدت 64 دن 22 گھنٹے 19 منٹ اور 5 سیکنڈ ہے۔ یہ ریکارڈ رابرٹ ٹم اور جان کک نے ایک سینا 172 طیارے میں قائم کیا تھا جسے "ہسیندا" کا نام دیا گیا تھا۔ ان دونوں ہوا بازوں نے لاس ویگاس نیوادا کے میک کرن ایئر فیلڈ سے 4 دسمبر 1958ء کو مقامی وقت کے مطابق ٹھیک دن کے 3 بج کر 55 منٹ پر ٹیک آف کیا تھا اور اسی فضائی مستقر پر 7 فروری 1959ء کو سہ پہر 2 بج کر 12 منٹ پر اترے تھے۔ اس عرصے کے دوران ان لوگوں نے جو فاصلہ طے کیا تھا۔ وہ دنیا کے گرد چھ چکروں کے مساوی ہے۔ ظاہر ہے اتنے طویل عرصے تک پرواز کرنے کے لئے ان کے چھوٹے سے طیارے میں ایندھن کا کوئی وافر ذخیرہ موجود نہیں تھا۔ اس لئے دوران پرواز ہی طیارے کی ٹنکی دوسرے طیارے کی مدد سے مسلسل بھری جاتی رہی۔

سب سے زیادہ ٹیلیویژن اسٹیشن

دنیا بھر میں 8250 ٹیلیویژن اسٹیشن ہیں جن میں سے 1241 صرف امریکہ میں ہیں۔ 30 اپریل 1991ء تک امریکہ میں تجارتی اور تعلیمی ٹیلیویژن اسٹیشنوں کی تعداد 1477 تک پہنچ چکی تھی۔ امریکہ میں فی ہزار افراد کے لئے 364 ٹی وی سیٹس کی تعداد 330 ہے۔

بیسویں صدی کے سفاک قاتل

کولمبیا کے ایک مشہور ڈاکو تیوفیلر روجاس نے محض 27 سال کی زندگی پائی تھی۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنی اس مختصر زندگی میں 1948ء اور 22 جنوری 1963ء کے درمیان 592 قتل کیے تھے۔ 22 جنوری کے بعد اسے مزید موقع نہیں مل سکا کیونکہ کولمبیا میں آرمیڈیا کے مقام پر ایک جھڑپ میں وہ مارا گیا تھا۔ بعض ذرائع تو یہاں تک دعویٰ کرتے ہیں کہ 62۔1945ء کے ہنگامہ خیز دور میں اس نے ساڑھے تین ہزار افراد کا قتل کیا تھا۔

جنوبی کوریا کے نامز صوبہ کے شہر کیونگ سانگ میں 27-26 اپریل 1982ء کو نشے میں دھت ہو کر عالم جنون میں پولیس کے ایک 27 سالہ سپاہی وو بوم کون نے مسلسل آٹھ گھنٹے تک قتل و غارت گری کا بازار گرم کیے رکھا اس کے پاس رائفل کی 176 گولیاں اور ہینڈ گرنیڈ تھے جن کی مدد سے فائرنگ کرتے ہوئے اور دستی بم پھینک کر اس نے 57 افراد کو ہلاک کیا جب کہ 35 افراد اس کی دیوانگی کی وجہ سے زخمی ہوئے آخر میں اس نے بچے ہوئے آخری گرنیڈ سے دھماکا کر کے خود اپنے جسم کے پرخچے اڑا دیئے۔

9 جون 1975ء کو برطانیہ کی لنکاسٹر کراؤن کورٹ میں چھ افراد میں سے ہر ایک پر 21 افراد کو قتل کرنے کا فرد جرم عائد کیا گیا تھا۔ ان لوگوں نے 21 نومبر 1974ء برمنگھم کے دو عوامی اجتماع کے مقامات بلیری بش اور ٹیورن، میں بم کے دھماکے کئے تھے۔ جن میں 21 افرد ہلاک ہوئے تھے۔ مجرموں کے نام جان واکر، پیٹرک ہل، رابرٹ ہنٹر، نوئل میک کا کنی، ولیم پاور اور ہف کیلاہان تھے۔

بطور صدر مختصر ترین دور

ولیم ہنری ہیریسن 4 مارچ 1841ء کو امریکہ کے صدر بنے اور 4 اپریل 1841ء کو صدارتی فرائض کی انجام دہی کے دوران ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ اس طرح کل 33 دن وہ امریکہ کے صدر رہے جو اب تک کے صدور کے ادوار صدارت کا مختصر ترین دور سمجھا جاتا ہے۔

سب سے بھاری بھرکم کار

آج جو سب سے بھاری بھرکم کار تیار کی جاتی ہے، وہ غالباً سوویت ساختہ زل 41-47 لیموزین ہے جو سال بھر میں صرف 25 بنائی جاتی ہیں۔ اس کار کا "وہیل بیس" یعنی اگلے اور پچھلے ایکسل کا درمیانی فاصلہ 12.72 فٹ ہوتا ہے۔ یہ دوہی کار 3.3 ٹن وزنی ہوتی ہے۔ زل کمپنی اس سے بھی دگنی وزنی کاریں بناتی ہے۔ لیکن وہ کاریں مخصوص شخصیات کے لئے ہوتی ہیں اور ہر سال فیکٹری سے اس قسم کی صرف چار یا پانچ کاریں ہی باہر نکلی ہیں۔ اس قسم کی ایک کار سابق سوویت یونین کے سابق صدر میخائل گورباچوف کے زیر استعمال تھی جس کا وزن 6.6 ٹن تھا۔ اس کار کو بنانے میں لوہے کی تین انچ موٹی چادر استعمال کی گئی تھی جس پر تباہ کن جدید ترین آتشیں ہتھیاروں کی

گولیوں کی بوچھاڑ کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔اس کار میں آٹھ سلنڈر اور 7لیٹر گنجائش والا انجن لگایا جاتا ہے اور یہ کار ایک گیلن میں چھ میل کا فاصلہ طے کرتی ہے۔

چینی ظروف

ریکارڈ پہ جو سب سے بڑا آرائشی ظرف موجود ہے 110فٹ اونچا اور 18ٹن وزنی تھا۔یہ برتن 10تا13فروری 1989ءکو ڈنمارک کے اُکیل کروگ اور جور گین ہائنسن نے گرادیا تھا۔چینی مٹی کے بنے ظروف کے ماہر سان فرانسسکو کے چنگ واہ لی کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ انہوں نے اگست 1978ءمیں انتہائی نادرالوجود چوکور کانگ سی ظرف کے لئے جو 39انچ لمبا تھا،6 کروڑ ڈالر کا تخمینہ پیش کیا تھا۔یہ برتن اس وقت امریکی ریاست ایری زونا کے ایک بینک کے والٹ میں محفوظ تھا۔

امریکی صدر بننے کا اہل کون ہے؟

امریکہ کے آئین کی دفعہ 11 کے تحت امریکی صدر کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔امریکی صدر تمام انتظامی ایجنسیوں کا سربراہ ہوتا ہے۔قوانین کی عملداری اس کی مکمل ذمہ داری ہوتی ہے۔وہ مسلح افواج کا کمانڈر انچیف ہوتا ہے۔خارجہ امور نمٹاتا ہے اور کانگریس کے مشورے اور مرضی سے کابینہ کے ارکان اور دیگر انتظامی افسران کا تقرر کرتا ہے۔آئین کے تحت صدر کا عہدہ چار سال کے لئے ہوتا ہے اور اسے انتخابی کالج کے انتخابات کے ذریعہ پر کیا جاتا ہے۔امریکی آئین میں 1951ءمیں 22 ویں ترمیم کی گئی تھی،جس کے تحت ایک امریکی صدر متواتر دو بار چار چار سال یعنی کل 8سال سے زائد عرصہ صدر نہیں رہ سکتا۔امریکہ کا صدر صرف وہی شخص بن سکتا ہے جو امریکہ میں پیدا ہوا ہو،اس کی عمر 35سال سے زائد ہو اور کم از کم 14سال سے

امریکہ میں رہائش پذیر ہو۔

سب سے بھاری سانپ

جنوبی امریکہ اور ترینیداد کے گرم خطوں میں ایک قسم کا اژدھا پایا جاتا ہے جسے "اناکونڈا" کہتے ہیں۔ یہ اژدھا اسی لمبائی کے مذکورہ بالا چارخانوں والے اژدھے کے مقابلے میں تقریباً دگنا وزنی ہوتا ہے۔ 1960ء میں برازیل میں اس قسم کے ایک مادہ اژدھے کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا جس کی لمبائی 27 فٹ 9 انچ تھی اور اس کے جسم کا گھیر 44 انچ یعنی تقریباً چار فٹ تھا۔ اس اژدھے کا اگرچہ وزن نہیں کیا جاسکا تھا تاہم اس پیمائش کو سامنے رکھتے ہوئے یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ یہ اژدھا تقریباً 500 پونڈ وزنی تھا۔ عام طور پر اس قسم کے نر اژدھے 18 سے 20 فٹ طویل ہوتے ہیں۔

زہریلے سانپوں میں سب سے وزنی سانپ غالباً امریکہ کے جنوب مشرقی حصوں میں پایا جانے والا وہ سانپ ہے جو اپنی دم کو ہلا کر جھنجھنے کی آواز پیدا کرتا ہے۔ اس قسم کا ایک سانپ 7 فٹ 9 انچ لمبا اور 34 پونڈ وزنی پکڑا گیا تھا۔ عام طور پر اس قسم کے زہریلے بالغ سانپ پانچ چھ فٹ لمبے اور 12 سے 15 پونڈ وزنی ہوتے ہیں۔ بھاری بھر کم زہریلے سانپوں میں کنگ کوبرا بھی شامل ہے۔ نیویارک کی زولوجیکل سوسائٹی میں ایسا ہی ایک ناگ موجود تھا، جس کی لمبائی 14 فٹ 5 انچ تھی۔ یہ ناگ طویل عرصے سے بیمار تھا مرنے کے بعد جب اس کا وزن کیا گیا تو یہ 28 پونڈ وزنی نکلا۔

نشیب ترین شہر

بحیرہ مردار کے ساحلوں پر "این بولیک" نامی ایک یہودی بستی ہے جہاں ان کی ایک عبادت گاہ بھی بنی ہوئی ہے۔ یہ یہودی بستی دنیا میں سب سے نشیب میں واقع

انسانی آبادی ہے۔ یہ بستی سطح سمندر سے ایک ہزار دو سو اکانوے فٹ نیچے واقع ہے۔

سب سے زیادہ تارکین وطن کو قبول کرنے والا ملک

وہ ملک جہاں سب سے زیادہ دوسرے ملکوں کے شہریوں کو قانونی طور پر قبول کیا گیا ہے، امریکہ ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ 1820ء اور 1987ء کے دوران امریکہ نے سرکاری سطح پر 5 کروڑ 37 لاکھ 33 ہزار 5 سو 82 تارکین وطن کو خوش آمدید کہا۔ یہ تعداد تو قانونی طور پر امریکہ آنے والوں کی ہے۔ لیکن غیر قانونی تارکین وطن کی تعداد اس سے کہیں زیادہ سمجھی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ امریکہ کی آبادی میں ہر 24 میں سے ایک غیر قانونی تارک وطن ہے۔ 1986ء کے مالی سال میں ستمبر تک 16 لاکھ 15 ہزار 8 سو 54 افراد کو غیر قانونی طور پر نقل مکانی کرنے کے جرم میں امریکی گشتی دستے نے میکسیکو کی سرحد پر گرفتار کیا تھا۔

یکم جولائی 1961ء سے 30 جون 1962ء تک کے بارہ مہینے برطانیہ کی تاریخ میں اس لحاظ سے یادگار رہیں گے کہ اس عرصے میں سب سے زیادہ تارکین وطن نقل مکانی کر کے برطانیہ پہنچے تھے۔ دولت مشترکہ میں شامل مختلف ممالک کے تقریباً 4 لاکھ 30 ہزار شہریوں نے اس عرصے میں برطانیہ کو اپنا نیا وطن منتخب کیا تھا۔ 1987ء میں برطانیہ پہنچنے والے تارکین وطن کی تعداد 45 ہزار 5 سو تھی۔

سب سے بڑا ریلوے اسٹیشن

دنیا کا سب سے بڑا ریلوے اسٹیشن نیویارک شہر میں پارک ایونیو 42 ویں شاہراہ پر واقع گرانڈ سینٹرل ٹرمنل ہے۔ یہ اسٹیشن 1903ء اور 1913ء کے درمیان بنایا گیا تھا۔ اسٹیشن دو منزلہ اور 48 ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ بالائی منزل پر 41 اور زیریں منزل پر

26 ریلوے لائنیں ہیں۔ اوسط اندازے کے مطابق یہاں روزانہ 550 ٹرینوں کی آمدورفت ہوتی ہے اور یومیہ ایک لاکھ 80 ہزار افراد اس اسٹیشن کو استعمال کرتے ہیں۔

دنیا کا قدیم ترین شہر

اب تک کی معلوم تاریخ کے مطابق دنیا کا سب سے قدیم فصیل بند شہر اریہا (جیریکو) تصور کیا جاتا ہے۔ ماہرین آثار قدیمہ نے اردن کی اس قدیم ترین بستی کے آثار کا جو سائنسی تجزیہ کیا ہے اس کے مطابق وہاں 7800 سال قبل مسیح میں تقریباً دو ہزار 700 افراد رہائش پذیر تھے۔ شام کا موجودہ دارالحکومت دمشق دنیا کا وہ قدیم ترین شہر ہے جو زمانہ قدیم سے مختلف ادوار میں مختلف حکومتوں کا پایۂ تخت چلا آرہا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ شہر ڈھائی ہزار سال قبل مسیح سے آباد ہے۔

زیر زمین ریلوے کا سب سے وسیع نظام

نیویارک شہر کی بلدیہ کے زیر انتظام چلنے والی زیر زمین ریلوے دنیا بھر میں سب سے وسیع سمجھی جاتی ہے۔ سب وے کے اس نظام میں سب سے زیادہ اسٹیشن آتے ہیں جن کی تعداد 429 ہے۔ نیویارک سٹی میٹروپولیٹن ٹرانسپورٹیشن اتھارٹی سب وے کے پہلے حصے کا افتتاح 27 اکتوبر 1904ء کو کیا گیا تھا۔ زیر زمین ریلوے کا یہ نظام 231.7 میل پر مشتمل ہے۔ 1990ء میں ایک اندازے کے مطابق روزانہ 50 لاکھ افراد نے نیویارک کی سب وے میں سفر کیا تھا۔

سب سے طویل پلیٹ فارم

دنیا میں ریلوے کا سب سے طویل پلیٹ فارم بھارت کے صوبہ مغربی بنگال

میں واقع ریلوے اسٹیشن کھڑک پور کا ہے۔ یہاں جو پلیٹ فارم ہے اس کی لمبائی 2733 فٹ ہے۔

امریکی ریاست الی نوائے کے شہر شکاگو میں زیر زمین چلنے والی سب وے کے اسٹیٹ اسٹریٹ سینٹر کے "وی لوپ" اسٹیشن پر پلیٹ فارم کی لمبائی 3 ہزار 5 سو فٹ ہے۔

جاپان کے صوبہ سائیتاما میں موساشینو لائن پر واقع نیو میساتو ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم کی مجموعی لمبائی 984 فٹ ہے۔ یہ پلیٹ فارم دو حصوں میں بٹا ہوا ہے اور انہیں ایک پل کی مدد سے ملایا جاتا ہے۔

اولین پرواز

پرواز کی تاریخ میں 17 دسمبر 1903ء کا دن ایک یادگار ترین دن تصور کیا جاتا ہے۔ اس روز صبح 10 بجکر 35 منٹ پر پہلی بار انسان نے کسی مشین کے ذریعہ توانائی کو استعمال کرتے ہوئے اور مشین پر پورے کنٹرول کے ساتھ زمین سے بلند ہو کر پرواز کی تھی۔ یہ واقعہ امریکی ریاست نارتھ کیرولینا کے شہر کٹی ہاک کے نزدیک کل ڈیول ہل میں پیش آیا تھا۔ جب اورول رائٹ (1871-1948ء) چین (زنجیر) کی مدد سے چلنے والی 12 ہارس پاور کی "فلائر ون" نامی مشین کو 120 فٹ دور تک لے گیا تھا۔ زمین پر اس مشین کی رفتار 6.8 میل فی گھنٹہ تھی اور جب یہ مشین فضا میں 8 سے 12 فٹ بلند ہوئی تو اس کی رفتار 30 میل فی گھنٹہ تک پہنچ گئی تھی۔ سطح زمین سے اوپر یہ تقریباً 12 سیکنڈ تک محو پرواز رہی۔ نیچے زمین پر اور ول کا سگا بھائی دلبرو (1867-1912ء) چار مرد حضرات اور ایک بچہ بڑی حیرت سے اس مشین کو فضا میں پرواز کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ ڈیٹن، اوہایو سے تعلق رکھنے والے یہ دونوں

بھائی کنوارے تھے کیونکہ بقول اوروِل کے ان کے پاس اتنا مال متاع نہیں تھا کہ بیوی کے ساتھ ساتھ جہاز کے بھی نخرے برداشت کرتے۔ اڑنے والی پہلی مشین اس وقت واشنگٹن ڈی سی کے نیشنل ایئر اینڈ اسپیس میوزیم میں بطور یادگار رکھی ہوئی ہے۔

سب سے زیادہ رقبہ والا شہر

رقبے کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا شہر کوئز لینڈ آسٹریلیا کا ماؤنٹ ایسا ہے۔ شہر کی بلدیہ کے زیر انتظام علاقے کا رقبہ 15 ہزار 8 سو 22 مربع میل بتایا جاتا ہے۔

طیارے کی رفتار کا پیمانہ "ماہ" اور ساؤنڈ بیریئر کا معمہ

طیارے کی رفتار کو ناپنے کے لئے "ماہ" (Mach) کا پیمانہ زیورخ، سوئٹزرلینڈ کے پروفیسر اکیریٹ نے متعارف کرایا تھا۔ "ماہ" کا ہندسہ کسی بھی متحرک جسم کی رفتار اور آواز کی مقامی رفتار کا تناسب ہوتا ہے۔ پہلی بار یہ تناسب چیکوسلواکیہ میں پیدا ہونے والے دیانا آسٹریا کے ڈاکٹر ارنسٹ ماہ (Ernstmach) نے 1887ء میں استعمال کیا تھا اور اس کے نام سے موسوم ماہ (Mach) کی اصطلاح سپر سانک رفتار کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ جب کوئی طیارہ آواز کی رفتار کے مساوی رفتار سے پرواز کرتا ہے تو اس کی رفتار کو ہم "ماہ ایک" کی رفتار کہہ سکتے ہیں اور جب طیاروں کی رفتار آواز کی رفتار سے دگنی ہو جاتی ہے تو یہ رفتار "ماہ 2" کہلاتی ہے 15 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت کے ساتھ سطح سمندر پر آواز ایک گھنٹے میں 761 میل فاصلہ طے کرتی ہے۔ تاہم زمین سے ساڑھے چار میل اور 10 میل اور جو خلا (Stratospliere) ہے وہاں چونکہ درجہ حرارت یکساں رہتا ہے اس لئے یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ وہاں یعنی زمین سے 36089 فٹ کی بلندی پر آواز کی رفتار

تقریباً 660 میل فی گھنٹہ کی حد تک کم ہو جاتی ہے۔

کبھی کبھار شہری علاقوں میں رہنے والے افراد جیٹ طیارے کی پرواز کے دوران پراسرار گونج دار دھماکوں کی آواز سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ فوری طور پر انہیں اس کا سبب معلوم نہیں ہوتا۔ ہوتا دراصل یہ ہے کہ کوئی طیارہ جونہی آواز کی رکاوٹ Soundbarrier کو توڑتا ہے یا دوسرے الفاظ میں آواز کے سفر کرنے کی رفتار کو توڑتا ہوا زیادہ تیز رفتاری سے پرواز کرتا ہے۔ تو اس علاقے کے رہنے والے زبردست گونج کی آواز سنتے ہیں۔ جبکہ طیارے کو اڑانے والا پائلٹ اس دھماکہ خیز آواز سے قطعاً لاعلم رہتا ہے۔ اس بنا پر پائلٹوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ انسانی آبادی پر پرواز کے دوران اپنے طیارے کی رفتار کو آواز کی رفتار سے تجاوز نہ کریں۔

سب سے کم عمر بادشاہ

دنیا کے 170 آزاد و خود مختار ممالک میں سے 46 ممالک میں جمہوریت نہیں ہے۔ ان ملکوں کی سربراہی کے فرائض ایک شہنشاہ، 13 بادشاہ، 3 ملکہ، 2 سلطان ایک گراوُڈ یوک، 2 شہزادے، 3 امیر، ایک منتخب فرمانروا، پوپ، ایک صدر (جو سات موروثی شیوخ میں سے چنا جاتا ہے) ایک آئینی فرمانروا جیسا سربراہ مملکت اور ایک ہی ملک کے 2 غیر موروثی نامزد شہزادے انجام دیتے ہیں۔ برطانیہ کی ملکہ الزبتھ دوئم دولت مشترکہ میں شامل 16 مختلف ممالک کی بھی سربراہ مملکت ہیں۔

دنیا بھر میں سب سے کم سن بادشاہ سوازی لینڈ کا ہے۔ سوازی لینڈ کے شاہ مسواتی سوئم کی تاجپوشی 25 اپریل 1986ء کو کی گئی تھی اور اس وقت ان کی عمر صرف 18 سال 6 دن تھی۔ وہ شاہ سوبھوسا دوئم کے 67 ویں بیٹے ہیں اور پیدائش کے وقت ان کا نام ماکھوسیتیو رکھا گیا تھا۔

سب سے زیادہ ریلوے لائنیں

امریکہ دنیا کا وہ ملک ہے جہاں سب سے زیادہ ریل کی پٹریاں بچھی ہوئی ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں بچھائی گئی ریل کی پٹریوں کی مجموعی لمبائی ایک لاکھ 84 ہزار 235 میل ہے۔

24 گھنٹوں کے دوران زیادہ سے زیادہ ملکوں کا بذریعہ ریل سفر

اب تک ریل کے 24 گھنٹوں کے دوران زیادہ سے زیادہ دس ملکوں کا سفر کیا جاسکا ہے۔ یہ ریکارڈ سفر ایرون بگن نے 17,16 فروری 1987ء کو کیا تھا۔ ٹرین میں ان کا سفر یوگوسلادیہ سے شروع ہوا تھا اور وہ اسٹرپا، اٹلی، لیچ ٹین اسٹین، سوئٹزرلینڈ، فرانس، لکسمبرگ بلجیم اور ہالینڈ ہوتے ہوئے سفر شروع کرنے کے 22 گھنٹے 42 منٹ کے بعد جرمنی پہنچے تھے۔

سب سے دراز قد اور سب سے کوتاہ قد صدر

امریکہ کے صدور میں سب سے طویل القامت صدر کا اعزاز ابراہام لنکن کو حاصل ہوا ہے جو 1861ء سے 1865ء کے دوران صدر رہے۔ ان کا قد 6 فٹ 4 انچ تھا جبکہ جیمز سیڈلیسن سب سے کوتاہ قامت تصور کیے جاتے ہیں۔ وہ کل 5 فٹ 4 انچ لمبے تھے۔ ان کا دور اقتدار 1809ء سے 1817ء کے درمیان تھا۔

انتہائی جنوب میں واقع دیہات

انٹارکٹیکا کے شمال میں 680 میل کے فاصلے پر چلی کے ایک جزیرے ناوارینو کے شمالی ساحل پر پورٹو ولیمز نامی ایک گاؤں ہے جو زمین کے انتہائی جنوب میں واقع انسانی بستی ہے۔ یہ گاؤں 350 نفوس پر مشتمل ہے انتہائی جنوبی علاقے کا سب سے بڑا شہر ولنگٹن ہے جو نیوزی لینڈ کا دارالحکومت بھی ہے۔ 1988ء میں نیوزی لینڈ کے اس سب سے بڑے شہر کی آبادی 3 لاکھ 25 ہزار 2 سو تھی۔ فاک لینڈ کا انتظامی مرکز پورٹ اسٹانلے بھی قطب جنوبی کے علاقے کا ایک اہم قصبہ کہا جا سکتا ہے جس کی آبادی 12 سو افراد پر مشتمل ہے۔

مقتول امریکی صدر

اب تک چار امریکی صدور قتل ہو چکے ہیں۔ پہلے امریکی صدر جو قتل ہوئے ابراہام لنکن تھے اور 14 اپریل 1865ء ان کی زندگی کا آخری دن تھا۔ وہ 1861ء سے 1865ء تک صدارت پر فائز رہے۔ دوسرے مقتول امریکی صدر کا نام جیمز اے گارفیلڈ ہے۔ 2 جولائی 1881ء کو واشنگٹن کے ایک ریلوے اسٹیشن میں داخل ہوتے وقت ایک ذہنی طور پر معذور ملازمت کے خواہشمند شخص نے انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ انہیں صدر بنے صرف ایک سال ہوا تھا۔ ولیم ایچ میکنلے تیسرے امریکی صدر ہیں جن کو قتل کیا گیا۔ ان کا دور اقتدار 1897ء سے 1901ء تک تھا۔ 6 ستمبر 1901ء کو بفیلو نیویارک میں ایک نمائش میں ایک انتشار پسند لیون زولگوز نے انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ چوتھے امریکی صدر جن کے قتل کو سب سے زیادہ شہرت ملی اور جواب تک ایک پراسرار معمہ بنا ہوا ہے وہ صدر جان ایف کینیڈی ہیں۔ 22 نومبر 1963ء کو ٹیکساس کے دورے کے

موقع پر لی ہاروے آسوالڈ نے انہیں دوربین لگی بندوق سے اپنی گولی کا نشانہ بنایا تھا۔

سب سے بھاری صدر

تمام امریکی صدور میں سب سے بھاری بھرکم صدر ولیم ہاورڈ ٹافٹ تھے۔ان کا دور صدارت 1909ء کے درمیان تھا اور موصوف 354 پونڈ وزنی تھے۔

مختصر ترین سانپ

دنیا کا سب سے چھوٹا سانپ جزائر غرب الہند میں مارٹینک، بار باڈوز اور سینٹ لوسیا کے جزیروں میں پایا جاتا ہے۔ یہ ایک نایاب قسم کا سانپ ہے اسے "تھریڈ سنیک" یادھاگا سانپ کہا جاتا ہے۔ایک مرتبہ اس قسم کے آٹھ سانپ دیکھے گئے تھے جن میں سے دو جو سب سے بڑے تھے ان کی لمبائی محض 4.25 انچ تھی۔

بحیثیت صدر طویل ترین عرصہ

فرینکلن ڈیلانو روز ویلٹ غالباً امریکہ کے سب سے مقبول صدر تھے کیونکہ وہ سب سے طویل عرصہ تک اس عہدے پر دفتر میں اپنے انتقال کے وقت تک فرائض انجام دیتے رہے، پہلی بار 1933ء میں انہیں صدر منتخب کیا گیا تھا اور 12 اپریل 1945ء کو جب ان کا انتقال ہوا تو اس وقت بھی وہ اس عہدے پر کام کر رہے تھے۔ اس طرح کل 12 سال 39 دنوں تک وہ صدارتی فرائض انجام دیتے رہے۔

طویل ترین سوانح عمری

اشاعت کی تاریخ میں وہ طویل ترین سوانح عمری جواب تک شائع کی گئی ہے۔

سابق برطانوی وزیراعظم سرونسٹن چرچل کی زندگی سے متعلق ہے۔ جوان کے بیٹے رین ڈولف اور مارٹن گلبرٹ کی جانب سے شائع کی گئی تھی۔ رین ڈولف نے اپنے والد کی زندگی اوران کے کارناموں پر 4832 صفحات لکھے تھے۔ جبکہ مارٹن کے تحریر کردہ صفحات کی تعداد 16 ہزار 7 سو 45 ہے۔ چرچل کی سوانح 92 لاکھ 44 ہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔ جارجز سیمینون (1903-89ء) نے 1972ء میں آپ بیتی لکھنے کا سلسلہ شروع کیا تھا اور آخر وقت تک وہ اپنی زندگی کے بارے میں 22 کتابیں لکھ چکا تھا۔

طویل ترین عرصے تک ویزے کا انتظار کرنیوالا

ملک چھوڑنے کے ویزے کے حصول کے سلسلے میں جتنا انتظار روس کے ایک شہری نے کیا تھا اتنا کسی اور شخص نے نہیں کیا ہوگا۔ روسی شہری بن یامین بوگومولنی کو پہلی بار 1966ء میں روس چھوڑنے کے سلسلے میں ویزے کی درخواست کی منظوری کے لئے 18 سال تک انتظار کی زحمت اٹھانی پڑی، جس کے بعد مزید دو سال انتظار کرنے کے بعد 14 اکتوبر 1986ء کو آسٹریا کے دارالحکومت ویانا پہنچنے میں کامیاب ہوسکا۔ اس وقت جو شخص بڑی بے چینی سے اپنے ویزے کی منظوری کا منتظر ہے وہ ولادی میر راٹیز ہے جس نے فروری 1973ء میں ترک وطن کی درخواست دی تھی اور ابھی تک یہ درخواست منظوری کی منتظر ہے۔

سب سے بڑا طیارہ

سب سے زیادہ گنجائش والا جیٹ طیارہ بوئنگ 747 ہے جسے ''جمبو جیٹ'' بھی کہا جاتا ہے۔ جمبو جیٹ کو پہلی بار 9 فروری 1969ء کو اڑایا گیا تھا۔ اس طیارے میں

385 سے 500 سے زائد مسافروں کو لے جانے کی گنجائش ہے۔ بوئنگ 747 ایک گھنٹے میں زیادہ سے زیادہ 602 میل کی رفتار سے پرواز کر سکتا ہے۔ اس کے پروں کا پھیلاؤ 231.8 فٹ اور لمبائی 195.7 فٹ ہے فضائی کمپنیوں میں یہ طیارہ 22 جنوری 1970ء کو شامل کیا گیا تھا۔ بوئنگ 747 کی نئی ترقی یافتہ شکل 747-400 پہلی بار نارتھ ایسٹ ایئر لائنز میں 26 جنوری 1988ء کو شامل کی گئی تھی۔ اس جمبو طیارے کے پروں کا پھیلاؤ 213 فٹ ہے اور یہ 422 مسافروں کے ساتھ رکے بغیر 8 ہزار میل سے زائد فاصلہ طے کر سکتا ہے۔ اس جمبو طیارے کے ایک اور ماڈل 747-300 میں عملی طور پر 516 مسافروں کی گنجائش ہوتی ہے، جو مین کیبن میں 10 کی تعداد میں پہلو بہ پہلو بیٹھ سکتے ہیں جبکہ اوپری منزل میں 69 تک مسافر بٹھائے جا سکتے ہیں۔

جمبو جیٹ میں سب سے زیادہ مسافر

بوئنگ 747 (جمبو جیٹ) نے اب تک زیادہ سے زیادہ 674 مسافروں کے ساتھ سفر کا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ ان مسافروں میں 306 بالغ افراد، 328 بچے اور یہ 40 شیر خوار شامل تھے۔ ان دنوں ڈارون کو طوفان کی وجہ سے زبردست تباہ کاری کا سامنا تھا اور ان آفت زدہ مسافروں کو ڈارون سے 29 دسمبر 1974ء کو سڈنی، نیو ساؤتھ ویلز آسٹریلیا لے جایا گیا ہے۔

مصروف ترین زیر زمین ریلوے

دنیا کا سب سے مصروف ترین میٹرو نظام گریٹر ماسکو، روس کا سمجھا جاتا ہے جہاں سالانہ 3 ارب 30 کروڑ مسافر زیر زمین میٹرو کی ٹرینوں میں سفر کیا کرتے

ہیں۔ ماسکو کی میٹرو کے کل 141 اسٹیشن ہیں، جن میں سے 18 کے دو دو نام ہیں کیونکہ یہ ٹرانسفر اسٹیشن ہیں۔ میٹرو کی پٹریوں کی کل لمبائی 140 میل ہے، ماسکو میں زیرِ زمین ریلوے کا آغاز 1935ء میں ہوا تھا اور اس وقت اس کا کرایہ 5 کوپک مقرر کیا گیا تھا۔ ابھی حال ہی میں پہلی بار میٹرو کے کرایہ میں اضافہ کیا گیا ہے اور اب اس میں سفر کے لئے 15 کوپک وصول کیے جاتے ہیں۔

بلند ترین اسٹیشن

بولیویا کا کونڈور اسٹیشن دنیا کا بلند ترین ریلوے اسٹیشن سمجھا جاتا ہے۔ یہ اسٹیشن سطحِ سمندر سے 15 ہزار سات سو 5 فٹ بلند ہے۔ ریو ملا تو سے پوتو سی تک یہاں میٹر گیج کی پٹریاں بچھی ہوئی ہیں۔

سمندر سے سب سے دوری پر واقع شہر

سمندر سے سب سے زیادہ فاصلے پر جو شہر آباد ہے وہ چین کے ژن جیانگ علاقے کا شہر ودلوموچی ہے اس شہر سے قریب ترین ساحل سمندر کا فاصلہ بھی 14 سو میل ہے 1987ء میں اس چینی شہر کی آبادی 9 لاکھ 47 ہزار تھی۔

طیارے میں بحر اوقیانوس عبور کرنا

راستے میں کہیں رکے بغیر پہلی بار طیارے میں بیٹھ کر بحر اوقیانوس کو عبور کرنے کا سہرا پائلٹ کیپٹن جان ولیمز الماک (1919-1892ء) اور ان کے ایک معاون لیفٹیننٹ آرتھر وہٹن براؤن کے سر ہے۔ ان دونوں ہوا بازوں نے 14 جون 1919ء کو شام 4 بج کر 13 منٹ پر نیوفاؤنڈ لینڈ، کینیڈا سے اپنے ''وکرزوی''

طیارے میں سفر کا آغاز کیا تھا اور 15 جون کو صبح 8 بجکر 40 منٹ پر 1960 میل کا فاصلہ طے کر کلفڈن، آئرلینڈ میں اترے تھے۔ ان کے ہوائی جہاز میں 360 ہارس پاور کے دو رولس رائس ایگل 8 انجن لگے تھے۔

سب سے تیز رفتار مسافر بردار طیارہ

برٹش ایئر کرافٹ کارپوریشن اور فرانسیسی طیارہ ساز کمپنی ایرو اسپیشل کی مشترکہ کاوشوں سے دنیا کا سب سے تیز رفتار مسافر بردار طیارہ کنکارڈ بنایا گیا ہے۔ یہ کنکارڈ طیارہ پہلی بار 2 مارچ 1969ء کو اڑایا گیا تھا اور اس میں 128 مسافروں کی گنجائش رکھی گئی تھی، یہ برق رفتار طیارہ "ماہ 2.2" کی رفتار سے پرواز کی صلاحیت رکھتا ہے جو ایک ہزار 4 سو میل فی گھنٹہ کی رفتار کے مساوی ہے۔ کنکارڈ طیارہ زیادہ سے زیادہ 4 لاکھ 8 ہزار پونڈ وزن کے ساتھ فضا میں بلند ہو سکتا ہے۔ 10 اکتوبر 1969 کو پہلی بار آزمائشی طور پر کنکارڈ نے آواز کی رفتار کو مات دے کر 1.05 ماہ کی رفتار سے پرواز کیا تھا۔ بعد ازاں 4 نومبر 1970ء کو آواز کی رفتار سے دگنی "201" کی رفتار کا ریکارڈ قائم کیا اور 21 جنوری 1976ء کو دنیا کا پہلا سپر سانک طیارہ بن گیا جس میں مسافر بھی سوار تھے۔ اس وقت دنیا کی صرف دو ایئر لائنیں فرانس کی فضائی کمپنی ایئر فرانس اور برطانوی فضائی کمپنی برٹش ایئر ویز کنکارڈ طیارے کو استعمال کرتی ہیں۔ بدقسمتی سے دنیا کا یہ تیز ترین مسافر بردار طیارہ جمبو کے مقابلے میں بہت کم یعنی سو مسافروں کے ساتھ پرواز کر سکتا ہے۔ 14 اپریل 1990ء کو کنکارڈ طیارے نے تیز رفتاری کا نیا ریکارڈ اس وقت قائم کیا تھا جب اس نے نیویارک سے لندن کا فاصلہ 2 گھنٹے 55 منٹ اور پندرہ سیکنڈ میں طے کیا تھا۔ نیویارک سے لندن کا فاصلہ 3469 میل ہے۔ ایئر فرانس اور برٹش ایئر ویز نے پہلی بار 21 جنوری 1976ء کو

بیک وقت کنکارڈ طیارے مسافروں کے لئے استعمال کئے تھے۔ ابتدائی دنوں میں ایئر فرانس کے کنکارڈ پیرس اور ریو ڈی جنید کے درمیان اور برٹش ایرویز کے کنکارڈ لندن اور بحرین کے درمیان پرواز کرتے تھے۔ لندن نیو یارک اور پیرس نیو یارک کے درمیان کنکارڈ پروازیں 22 نومبر 1977ء کو شروع کی گئی تھی۔

مصروف ترین ریلوے جنکشن

دنیا کا سب سے مصروف ریلوے جنکشن لندن کا کلے فام جنکشن ہے۔ ہر 24 گھنٹے کے دوران اس اسٹیشن سے اوسطاً 2 ہزار 2 سو ٹرینیں گزرتی ہیں۔

امریکی صدور کی ازدواجی زندگی

اب تک امریکہ کے تمام صدور شادی شدہ رہے ہیں۔ سوائے ایک جیمز بوکان کے جنہوں نے ساری عمر شادی نہیں کی اور کنوارے رہے۔ سب سے زیادہ بچوں کے باپ بننے کا اعزاز جون ٹیلر کو حاصل ہوا جو 1841ء سے 1845ء تک امریکی صدر رہے۔ ان کے بچوں کی تعداد 15 تھی۔ تاہم یہ بچے ان کی ایک سے زیادہ بیویوں سے تھے۔ صرف ایک بیوی سے سب سے زیادہ بچوں کا باپ بننے کا شرف ولیم ہنری ہیریسن نے حاصل کیا تھا۔ جن کے دس بچے تھے تاہم وہ اس لحاظ سے سب سے بدقسمت تھے کہ صدر بننے کے بعد صرف 32 دن تک زندہ رہے۔

سب سے قیمتی لباس

اب تک جتنے بھی قیمتی لباس ڈیزائن کئے گئے ہیں ان میں سب سے بیش قیمت ایک عروسی جوڑا ہے جسے ہیلمن گین وول کمپنی کے لئے الیگزینڈر رضا نے تیار کیا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ اس لباس کی بالکل ٹھیک ٹھیک قیمت 73 لاکھ ایک ہزار 5 سو 87 اعشاریہ 20 ڈالر ہے۔ اس عروسی جوڑے پر پلاٹینم کی پتیوں پر ہیروں کی مدد سے کشیدہ کاری کی گئی ہے۔ 23 مارچ 1989ء کو پیرس فرانس میں اس بیش قیمت لباس کی نقاب کشائی کی گئی۔ لباس کی نمائش کے موقع پر سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے۔

وہ دمدار ستارہ جو طویل ترین عرصے کے بعد واپس آئے گا

اوپر ان دمدار ستاروں کا ذکر ہوا تھا۔ جو مختصر وقفوں کے بعد واپس آتے ہیں، تاہم دوسری انتہا پر یعنی طویل عرصے کے بعد پلٹنے والا دمدار ستارہ وہی ہے جو 1914ء میں ڈیلوان نے دیکھا تھا۔ اس کے نام پر اس کا نام ڈیوان (Delavan) دمدار ستارہ پڑ گیا۔ توقع ہے کہ اب یہ دمدار ستارہ 2 کروڑ 40 لاکھ سال سے پہلے واپس نہیں آئے گا۔

کریڈٹ کارڈز

دنیا بھر میں سب سے زیادہ کریڈٹ کارڈز کیلی فورنیا، امریکہ کے والٹر کاوانیگ نے جمع کئے ہیں۔ اب تک ان کے جمع کردہ کریڈٹ کارڈز کی تعداد 1265 تک پہنچ چکی ہے جو سب کے سب مختلف ہیں۔ وہ ان کارڈز کو دنیا کے سب سے طویل بٹوے میں رکھتا ہے جس کی لمبائی 250 فٹ اور وزن تقریباً 16 کلوگرام ہے۔ ان تمام کریڈٹ کارڈز کی مالیت 16 لاکھ ڈالر سے بھی زیادہ ہے۔

دمدار ستاروں کے ابتدائی ریکارڈز

ساتویں صدی قبل مسیح کے ریکارڈز میں بھی دمدار ستاروں کا ذکر موجود ہے۔ کہا جاتا ہے کہ خلائی دسعتوں میں تقریباً 20 لاکھ دمدار ستارے موجود ہیں۔ جو سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ جب یہ دمدار ستارے سورج سے دور بالائی خلاء میں ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کی رفتار 700 میل فی گھنٹہ کی حد تک ہوسکتی ہے تاہم جوں جوں یہ سورج کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ اسی حساب سے ان کی رفتار بھی بڑھتی جاتی ہے اور ایک وقت آتا ہے کہ یہ دمدار ستارے ساڑھے بارہ لاکھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے فاصلہ طے کرنے لگتے ہیں۔

سب سے طویل زہریلا سانپ

دنیا کا سب سے لمبا زہریلا سانپ کنگ کوبرا کو سمجھا جاتا ہے اور اسے ''ہماڈریاڈ'' بھی کہتے ہیں۔ یہ سانپ جنوب مشرقی ایشیا اور فلپائن میں پایا جاتا ہے۔ عام طور پر ایک بالغ سانپ کی اوسط لمبائی 12 سے 15 فٹ تک ہوسکتی ہے۔ اپریل 1937ء میں ملایا میں اس قسم کا ایک سانپ پکڑا گیا تھا۔ جس کی لمبائی 18 فٹ 2 انچ تھی۔ بعد میں اسے لندن کے چڑیا گھر لے جایا گیا۔ جہاں اس کی لمبائی میں مزید اضافہ ہوا اور وہ 18 فٹ 9 انچ تک طویل ہو گیا تھا۔ تاہم 1939ء میں دوسری جنگ عظیم کے چھڑنے کے بعد یہ سانپ زندہ نہ بچ سکا۔

سب سے چھوٹا زہریلا سانپ

نمیبیا میں پایا جانے والا ''ناماکوا'' نامی بہت چھوٹے سائز کا سانپ دنیا کا سب

سے چھوٹا لیکن زہریلا سانپ سمجھا جاتا ہے۔ اس قسم کے ایک بالغ سانپ کی اوسط لمبائی 18 انچ سے زیادہ نہیں ہوتی۔

وہ دمدار ستارے جو مختصر عرصے کے بعد دوبارہ نظر آتے ہیں

مقررہ مدت کے بعد زمین کی طرف پلٹنے والے وہ تمام دمدار ستارے جو ہمارے نظام شمسی کا ایک حصہ ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ واپس آنے والے دمدار ستارے کا نام ''انکے'' (Encke) ہے۔ سب سے پہلے اس دمدار ستارے کی شناخت 1786ء میں کی گئی تھی۔ اس کی واپسی کا مختصر ترین عرصہ 1206 دن یا 3 سال 4 ماہ ہے۔ 1977ء تک اس کی 51 بار واپسی ہو چکی ہے اور ان میں سے ایک بھی ماہرین فلکیات کی نظروں سے اوجھل نہ رہ سکی۔ تاہم اس کی دم رفتہ رفتہ جھڑتے جھڑتے اتنی خفیف ہو چکی ہے کہ توقع ہے کہ فروری 1994ء تک یہ دمدار ستارہ ''مر'' جائے گا۔ تین دمدار ستارے ایسے ہیں جنہیں ہر سال مریخ اور مشتری کے درمیان دیکھا جاسکتا ہے۔ ان دمدار ستاروں کا نام شواز مین وچ Schwassmann-wach کوف (Kopff) اور اوٹرما (Oterma) ہیں۔

بُنے ہوئے کپڑے (فیبرکس)

انسانی ہاتھوں سے بنا ہوا دنیا کا قدیم ترین پارچہ ترکی کے ایک آثار قدیمہ سے دریافت ہوا ہے۔ کتال ہیوک کے کھنڈرات سے برآمد ہونے والے اس کپڑے کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اسے 5900 سال قبل مسیح میں بُنا گیا تھا۔

دنیا کا سب سے قیمتی کپڑا ''ویکونا'' سمجھا جاتا ہے۔ انتہائی بیش قیمت یہ پارچہ اوسا کا جاپان کی ایک کمپنی فوجی ای کیوری تیار کرتی ہے۔ جنوری 1988ء میں ایک

میٹر کپڑے کی قیمت دس لاکھ ین تھی۔ جو تقریباً دو لاکھ پاکستانی روپے کے برابر ہے۔

سب سے بڑی کرسی

جارج واشنگٹن نے جس کرسی پر بیٹھ کر امریکہ کے آئینی کنونشن کے اجلاس کی صدارت کی تھی اسی قسم کی ایک کرسی جس کی بلندی 53 فٹ 4 انچ ہے۔ این ایس اے کی جانب سے بنائی گئی اور 1989ء کی افتتاحی تقریب کے لئے واشنگٹن ڈی سی لائی گئی تھی۔

سب سے بڑا چیک

چیک بک عام طور پر جیبی سائز کی ہوتی ہے۔ لیکن اب تک دنیا بھر میں جو سب سے بڑا چیک بنایا گیا ہے وہ 45 فٹ طویل اور 22 فٹ 6 انچ عریض تھا۔ اس چیک پر اے این زیڈ بینک کے نک شیوٹ اور رچرڈ اسپنسر کے دستخط ہیں۔ 26 ہزار 96 پونڈ مالیت کا یہ چیک ''بی بی سی چلڈرن ان نیڈ اپیل'' کے حق میں جاری کیا گیا تھا اور 17 نومبر 1989ء کے چلڈرن ان نیڈ پروگرام کے موقع پر بی بی سی کو پیش کیا گیا۔

سب سے لمبے زہریلے دانت

سانپ کے دانت عام طور پر تیز نوکیلے اور لمبے ہوتے ہیں۔ ان دانتوں کے آخری سرے پر ایک سوراخ ہوتا ہے جس کا آخری سرا زہر کے غدود سے ملا ہوتا ہے جو عام طور پر سانپ کے تالو کے پاس ہوتا ہے۔ اس لئے سانپ ڈسنے کے فوراً بعد پلٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاکہ زہر اپنی تھیلی سے نکل کر رگ سے ہوتے ہوئے اس دانت کے سوراخ سے شکار کے جسم میں منتقل ہو جائے۔ تمام زہریلے سانپوں میں سب سے

بڑے دانت افریقہ کے گرم علاقوں میں پائے جانے والے گابون وائپر کے سمجھے جاتے ہیں۔ اس قسم کے سانپ بہت زیادہ زہریلے ہوتے ہیں۔ ایسا ہی ایک سانپ جو 6 فٹ طویل تھا۔ اس کے دانت تقریباً دو انچ لمبے تھے۔ 12 فروری 1963ء کو فلاڈلفیا کے چڑیا گھر میں ایک گابون وائپر نے شدید تکلیف کے عالم میں خود اپنے زہریلے دانت اپنی پیٹھ میں پیوست کر دیئے تھے جس سے اس کے جسم کا ایک اہم عضر اندرونی طور پر شدید زخمی ہو گیا اور وہ مر گیا تاہم بعد میں اس واقعہ کو یہ کہہ کر شہرت دی گئی کہ سانپ خود اپنے ہی زہر سے ہلاک ہو گیا جب کہ ایسا نہیں تھا اور اس کی موت عضو کے زخمی ہونے کی وجہ سے ہوئی تھی۔

سب سے بڑا سانپ

دنیا کا سب سے بڑا سانپ دراصل وہ اژدھا ہے جس کے جسم پر گول چھوٹے چھوٹے خانے بنے ہوتے ہیں۔ یہ اژدھا جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں بالخصوص انڈونیشیا اور فلپائن میں پایا جاتا ہے۔ عام طور پر یہ اژدھا 20 فٹ 6 انچ سے بھی زیادہ لمبا ہوتا ہے 1912ء میں اس قسم کے اژدھے کو جزائر مالے میں سلیبس کے شمالی ساحل پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ بعد میں اس کی پیمائش کی گئی تو یہ 32 فٹ ساڑھے 9 انچ طویل نکلا۔

اب تک جو سب سے بڑا اور ساتھ ہی ساتھ سب سے بھاری سانپ کسی چڑیا گھر میں رکھا گیا ہے۔ وہ ایک مادہ اژدھا تھا جس کے جسم پر دھاری دار نشانات تھے۔ اس اژدھے کا نام ''کولوس'' تھا اور پنسلوانیا کے ہائی لینڈ پارک چڑیا گھر میں 15 اپریل 1963ء کا دن اس کی زندگی کا آخری دن تھا۔ اس اژدھے کی لمبائی 28 فٹ 6 انچ تھی اور انتہائی وزن 320 پونڈ تھا۔

مختلف مذاہب کے پیروکار

گینز بک آف ورلڈ ریکارڈز کے دعوے کے مطابق عیسائیت کے بعد دنیا کا سب سے بڑا مذہب اسلام ہے۔ 1988ء میں دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد 88 کروڑ 5 لاکھ 55 ہزار تھی۔ جبکہ 1989ء میں پوری دنیا میں رومن کیتھولک عیسائیوں کی تعداد 87 کروڑ 77 لاکھ 23 ہزار تھی۔ جبکہ پوری دنیا کے مطابق 1988ء میں عیسائیت کے مختلف فرقوں کے پیروکاروں کی مجموعی تعداد ایک ارب 66 کروڑ 95 لاکھ 20 ہزار تھی۔ گویا عالمی آبادی کا 32.9 فیصد حصہ عیسائیت سے وابستہ ہے۔

سب سے بڑا مندر

دنیا کا سب سے بڑا مندر انگور واٹ (شہری مندر) ہے۔ یہ مندر کمبوڈیا (سابق کمپوچیا) میں 402 ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ 1113ء سے 1150ء کے دوران یہ مندر کھمیر شاہ سوریا ورمن ثانی نے تعمیر کروایا تھا۔ جہاں ہندوؤں کے دیوتا وشنو کی پرستش ہوتی تھی۔ جس جگہ وشنو کا مجسمہ رکھا ہے وہاں کی دیوار 4199 فٹ لمبی اور اسی قدر چوڑی ہے۔ 1432ء میں یہ مندر ویران ہو گیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے یہاں 80 ہزار پجاری رہا کرتے تھے۔

بدھ مت کے پیروکاروں کا سب سے بڑا مندر انڈونیشیا کے شہر جوگ جکارتہ کے قریب بورو بودر ہے۔ یہ بدھ مندر آٹھویں صدی عیسوی میں تعمیر کیا گیا تھا۔ مندر کی بلندی 103 فٹ ہے اور لمبائی و چوڑائی 403 فٹ ہے۔

عیسائیوں کے ایک فرقہ مارمن کے پیروکاروں کا سب سے بڑا کلیسا امریکہ کے شہر سالٹ لیک سٹی، یوتاہ میں ہے۔ 6 اپریل 1893ء کو یہ کلیسا وقف کیا گیا تھا۔

کلیسا 2 لاکھ 53 ہزار 15 مربع فٹ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔

سب سے بڑا شہابی پتھر

روئے زمین پر اب تک سب سے بڑا شہابی پتھر 1920ء میں نمیبیا، افریقہ کے شہر گروٹ فونٹین کے قریب ہوبا ویسٹ میں دریافت کیا گیا ہے۔ یہ 9 فٹ لمبا اور 8 فٹ چوڑا ایک مستطیل نما شہابی ٹکڑا ہے۔ جس کا وزن ایک اندازے کے مطابق 65 ٹن یا ایک لاکھ 30 ہزار پونڈ بتایا جاتا ہے۔ یہ شہابی پتھر 93 فیصد لوہا اور 7 فیصد نکل پر مشتمل ہے۔

سب سے بڑا پارکنگ لاٹ

دنیا کا سب سے بڑا پارکنگ لاٹ ویسٹ ایڈمنٹن مال، البرٹا کینیڈا میں ہے۔ جہاں 20 ہزار گاڑیاں کھڑی کی جاسکتی ہیں۔ قریب ہی ایک اور پارکنگ لاٹ بھی ہے جہاں ضرورت پڑنے پر 10 ہزار گاڑیوں کی گنجائش نکالی جاسکتی ہے۔

شہابی حجر

بیشتر شہاب تو زمین کی فضا میں داخل ہونے کے بعد ہوا کی رگڑ سے جلنے کی وجہ سے خاکستر ہوجاتے ہیں اور ان کا کوئی نام ونشان باقی نہیں رہتا تاہم بعض بڑے شہاب جلنے کے باوجود زمین تک ٹھوس حالت میں پہنچنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ شہاب کے ان باقی رہ جانے والے ٹکڑوں کو حجر شہاب یا شہابی پتھر (Meifortte) کہتے ہیں۔ یہ ٹکڑے پتھر جیسے بھی ہوسکتے ہیں اور اس میں دھات بھی شامل ہوسکتی ہے۔ ایسے شہابی پتھر ہر سال تقریباً 150 بار پورے کرۂ ارض پر گرتے ہیں۔

شہاب ثاقب سے خوفزدہ لوگوں کے لئے

جو لوگ شہاب ثاقب کے گرنے سے یہ سوچ کر خوفزدہ رہتے ہیں کہ ان کی لپیٹ میں وہ بھی نہ آ جائیں ان کے لئے یہ مشورہ ہے کہ وہ دن کے 3 بجے خصوصی احتیاط برتا کریں کیونکہ اس وقت شہاب ثاقب گرنے کا بہت زیادہ امکان ہوتا ہے۔

شہاب ثاقب کی بارش

ریکارڈ پر اب تک سب سے زیادہ شہاب ثاقب کو بارش کی صورت میں زمین پر گرتا ہوا 16,17 نومبر 1966ء کی درمیانی شب کو دیکھا گیا تھا۔ یہ ایک مخصوص نوعیت کے شہابیے تھے۔ جنہیں لیونیڈ (Leonid) شہاب ثاقب کہتے ہیں۔ لیونیڈ شہاب ہر 33 سال 3 ماہ کے بعد اسی طرح بارش کی صورت میں زمین پر برستے ہیں۔ 1966ء کی اس مخصوص رات کو شمالی امریکہ اور روس کے درمیان ان شہابیوں کو بڑی تعداد میں زمین کی طرف لپکتا ہوا دیکھا گیا۔ حساب لگایا گیا ہے کہ 17 نومبر 1966ء کو رات 5 بجے سے امریکی ریاست ایری زونا پر ایک منٹ میں 2 ہزار 3 سو کی شرح سے شہاب ثاقب مسلسل 20 منٹ تک گرتے رہے۔

شہابی پتھر سے زخمی ہونے والی خاتون

مابعد التاریخ دور میں اب تک صرف ایک ایسے انسان کے بارے میں معلوم ہوا ہے جو شہاب کے گرنے کے نتیجے میں زخمی ہوا۔ شہابی پتھر سے زخمی ہونے والی واحد خاتون مسز این ہوجیز ہیں جو امریکی ریاست الباما کے شہر شیلا کاڈ گا کی رہنے والی ہیں۔ 30 نومبر 1954ء کو 9 پونڈ وزنی ایک شہابی پتھر ان کے مکان کی چھت کو توڑتا ہوا اندر

داخل ہوا مسز ہوجیز کے بازو سے ٹکرایا اور پشت پر خراش ڈال دی۔ ڈاکٹر موڈی جیکس نے زخمی خاتون کا معائنہ کرنے کے بعد انہیں خطرے سے باہر قرار دیا لیکن بعد میں مسز ہوجیز کو اسپتال میں داخل کرنا پڑا کیونکہ شہابی پتھر سے زخمی ہونے والی خاتون کو دیکھنے کے لئے لوگ دور دور سے پہنچنے لگے تھے اور ان کے گھر میں اتنی گنجائش نہیں تھی۔

بحری جہازوں کا سب سے بڑا مالک

وہ کمپنی جو دنیا بھر میں سب سے زیادہ جہازوں کی ملکیت کی دعویدار ہے جاپان کی این وائی کے گروپ کی کمپنی ہے۔ اس کی ملکیت میں جو جہاز ہیں ان میں ایک کروڑ 28 لاکھ 21 ہزار 4 سو 6 ٹن وزن کا سامان بھیجا جا سکتا ہے۔

نمائش میں رکھا سب سے بڑا شہاب

دنیا کے مختلف ممالک کے عجائب گھروں میں شہابی پتھر نمائش کے لئے رکھے گئے ہیں۔ ان پتھروں میں سب سے بڑے پتھر کا نام ٹینٹ (Tent) ہے۔ یہ شہابی حجر 30 ہزار 883 کلوگرام یا 30.39 ٹن وزنی ہے۔ شہاب ثاقب کے اس ٹکڑے کو امریکی کمانڈر رابرٹ ایڈون پیری نے ایک مہم جوئی کے دوران 1897ء میں گرین لینڈ کے مغربی کنارے پر کیپ پارک کے قریب دریافت کیا تھا اور اب یہ نیویارک کی شہر کی ہیڈ بین سیارہ گاہ میں رکھا ہے۔

شہاب ثاقب

دمدار ستاروں یا چھوٹے سیاروں کی تباہی کے بعد ریزے کی صورت میں ان کا ملبہ خلاء میں سورج کے گرد مدار میں گردش کرنے لگتا ہے۔ یہ ٹوٹے ہوئے ٹکڑے

باریک ذرے کی صورت میں بھی ہو سکتے ہیں اور کئی میل قطر کے بڑے اجسام کی شکل میں بھی ممکن ہیں۔ انہیں شہاب یا (Meteoroios) کہتے ہیں۔ یہ شہاب جب زمین کی کشش ثقل سے متاثر ہو کر زمین کی فضا میں داخل ہوتے ہیں تو ہوا کی رگڑ سے جلنے لگتے ہیں اور ایک تیز روشن لکیر آسمان سے زمین کی طرف لپکتی نظر آتی ہے جسے ہم شہاب ثاقب (Meteor) کے نام سے پہچانتے ہیں۔

قدیم ترین شہاب

1981ء میں شہاب کے ایک ماہر ٹی کرسٹین نے اب تک دریافت شدہ شہابی حجر کا جائزہ لیا۔ جنہیں اپنی جگہ سے نہیں چھیڑا گیا تھا۔ اس جائزے کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ موجود شہابی پتھروں میں سب سے قدیم "کراہن برگ" شہابی حجر ہے۔ شہاب کے اس ٹکڑے سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ ہمارے نظام شمسی کے قیام سے تقریباً 7 کروڑ سال پرانا ہے۔

ستمبر 1969ء میں آسٹریلیا میں "مرچی سن" شہابی پتھر کے جو ریزے بکھر کر گرے تھے ان کے بارے میں اگست 1978ء میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ وہ بھی نظام شمسی سے پہلے کے دور سے تعلق رکھتے ہیں۔

سب سے بڑا سگار

اب تک بنائے گئے سب سے بڑے سگار کی لمبائی 16 فٹ ساڑھے 8 انچ ہے اور وزن 262 کلوگرام ہے۔ اس غیر معمولی سگار کو بنانے میں 243 گھنٹے صرف ہوئے جبکہ اس میں تمباکو کے 3330 مکمل پتے استعمال کیے گئے تھے۔ یہ سگار ٹینس ونکے اور جان وجمر نے فروری 1983ء میں تیار کیا تھا۔ اس وقت یہ سگار ہالینڈ کے

شہر کیمپین کے تمبا کو میوزم میں رکھا ہوا ہے۔

اس وقت دنیا بھر میں جس سگار کی سب سے زیادہ خرید و فروخت ہوتی ہے اور میکسیکو میں بنایا جانے والا 14 انچ لمبا والدیز ایمپر اور سگار ہے۔ یہ سگار ٹبا کوس سان آندریز کی جانب سے تقسیم کیا جاتا ہے۔

دنیا کا سب سے قیمتی اور معیاری سگار مونٹے کرسٹو ''اے'' نامی سگار سمجھا جاتا ہے۔ یہ سگار سوا 9 انچ لمبا ہوتا ہے اور برطانیہ میں اس ایک سگار کی قیمت 18.25 پونڈ ہوتی ہے۔

عموماً سگار کے گرد ایک پٹی یا پنی چپکی ہوتی ہے۔ اس قسم کے بلینڈر کا سب سے بڑا خزانہ اوہایو امریکہ کے جوزف ہربی کے پاس ہے۔ اس نے دنیا بھر کے مختلف ممالک کے 2 لاکھ 2 ہزار 434 سگاروں کی پٹیاں جمع کر رکھی ہیں۔ اس کے جمع شدہ بعض سگار کے نمونے 1895ء سے تعلق رکھتے ہیں۔

بہت بڑا شہاب زمین سے ٹکرائے تو

اگر دس کلو میٹر قطر کا کوئی شہاب زمین کی طرف 56 ہزار میل فی گھنٹے کی رفتار سے گرے تو زمین سے ٹکرانے کی صورت میں جو دھماکہ خیز توانائی خارج ہوگی وہ 10 کروڑ میگاٹن کے مساوی ہوگی۔ تاہم ایسے ہولناک واقعات کا امکان ساڑھے سات کروڑ سال میں ایک بار ہی ہوتا ہے۔

30 جون 1908ء کو عالمگیر وقت کے مطابق رات 12 بجکر 17 منٹ اور 11 سیکنڈ پر روسی سائبیریا کے شہر ونادر کے شمال میں 40 میل پرے پوڈ کامنایا ٹونگوسکا دریا کے طاس میں ساڑھے 12 میگاٹن کی قوت کا ایک زبردست پراسرار دھماکہ ہوا تھا۔ یہ دھماکہ کیوں ہوا اس بارے میں مختلف نظریات پیش کئے گئے۔ 1927ء میں

کہا گیا کہ یہ دھماکہ زمین سے کسی شہاب ثاقب کے ٹکرانے کی وجہ سے ہوا تھا۔ 1930ء میں اس کا سبب انیکے (Encke) کے دمدار ستارے کو قرار دیا گیا جو زمین کے بہت قریب سے گزر گیا تھا اور اس کی دم مذکورہ علاقے سے ٹکرا گئی تھی۔ پھر 1961ء میں کہا گیا کہ یہ زبردست دھماکہ ایٹمی نوعیت کا تھا اور 1965ء میں اس کی وجہ (Antimatter) قرار دی گئی۔ یہ دھماکہ اب سائنسدانوں کے لئے ایک معمہ بنا ہوا ہے تاہم اس دھماکہ کے نتیجے میں پندرہ سو مربع میل کا علاقہ تباہ ہو گیا تھا اور اس دھماکے سے زمین کی کپکپاہٹ چھ سو میل دور تک محسوس کی گئی۔

سب سے مہنگی ٹیلیویژن پروڈکشن

ٹیلی ویژن کے لئے اب تک جتنی بھی فلمیں بنائی گئی ہیں۔ ان میں سب مہنگی "ونڈز آف" سمجھی جاتی ہے۔ یہ فلم پیراماؤنٹ پکچرز نے اے بی سی ٹیلیویژن کے لئے بنائی تھی جس کے سات حصے ہیں 1981ء میں بنائی جانے والی اس فلم کی کہانی کا موضوع دوسری جنگ عظیم سے متعلق ہے۔ فلم کے ہیرو رابرٹ مچم اور ہیروئن وکٹوریہ ٹینیٹ ہیں۔ اس فلم کی مسلسل 14 ماہ شوٹنگ ہوئی تھی جس پر 4 کروڑ 20 لاکھ ڈالر کا خرچ آیا تھا۔ 13 فروری 1983ء کو اس کی آخری قسط دکھائی گئی تھی۔ جسے 41 فیصد ٹی وی ناظرین نے دیکھا اور اس روز جتنے بھی ٹیلیویژن سیٹس آن تھے ان سب میں سے 56 فیصد پر یہی فلم دیکھی جا رہی تھی۔

ٹی وی پر اشتہار کا سب سے زیادہ ریٹ

پوری دنیا میں اب تک ٹیلی ویژن پر جتنے بھی اشتہار پیش ہوئے ہیں ان کے لئے سب سے زیادہ جو قیمت وصول کی گئی ہے وہ 30 سیکنڈ کے لئے 8 لاکھ ڈالر ہے۔

ٹی وی پر اشتہار کے لئے یہ شرح امریکی اے بی سی ٹیلی ویژن نیٹ ورک پرائم ٹائم پروگرام کے دوران 27 جنوری 1991ء کو 25 ویں سوپر باؤل مقابلہ براہ راست دکھائے جانے کے موقع پر مقرر کی گئی تھی۔

سب سے قیمتی بجرا

سعودی عرب کا شاہی بجرا ''عبدالعزیز'' دنیا کا وہ سب سے قیمتی محل ہے جو سمندر کی لہروں کے دوش پر محوِ سفر رہتا ہے۔ اس بجرے کو شاہی خاندان کے افراد سیر و تفریح کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہ شاہی بجرا ڈنمارک میں بنایا گیا تھا اور 22 جون 1984ء کو 470 فٹ لمبے اس جہاز میں تزئین و آرائش کا کام ساؤتھمپٹن برطانیہ میں مکمل کیا گیا تھا۔ ستمبر 1987ء میں اس بجرے کی مالیت کا تخمینہ 10 کروڑ ڈالر لگایا گیا تھا۔

مصروف ترین بندرگاہ

دنیا کی سب سے مصروف اور سب سے بڑی مصنوعی بندرگاہ ہالینڈ کی روٹرڈیم یوروپورٹ ہے۔ یہ بندرگاہ 38 مربع میل کے رقبے پر پھیلی ہوئی ہے۔ جبکہ اس کے گھاٹ (وہارف) کی لمبائی 76 میل ہے۔ 1990ء میں اس بندرگاہ سے 31 کروڑ 71 لاکھ ٹن سامان سمندر کے راستے بھیجا گیا یا اتارا گیا جو سنگاپور کی بندرگاہ کے مقابلے میں 9 کروڑ 92 لاکھ ٹن زیادہ ہے۔ سنگاپور کی بندرگاہ دنیا کی دوسری سب سے بڑی بندرگاہ سمجھی جاتی ہے۔ اگرچہ اس سال سنگاپور کی بندرگاہ سے کم سامان روانہ کیا گیا تھا۔ تاہم جہازوں کی تعداد کے لحاظ سے یہ سب سے زیادہ مصروف بندرگاہ واقع ہوئی ہے۔ 1988ء کے دوران سنگاپور کی بندرگاہ پر 36 ہزار جہازوں نے پڑاؤ ڈالا تھا۔ امریکہ کی

سب سے معروف بندرگاہ لاس اینجلس کی نیو آر لینز ہے۔ 1989ء میں یہاں 17 لاکھ 75 ہزار ٹن وزن کا سامان جہازوں پر لادا اور اتارا گیا تھا۔

سب سے بڑی بندرگاہ

دنیا کی سب سے بڑی بندرگاہ نیویارک اور نیوجرسی کی بندرگاہ ہے۔ یہ بندرگاہ 755 میل طویل آبی گزرگاہ کے کنارے واقع ہے اور 92 مربع میل کے رقبے میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس بندرگاہ، پر بیک وقت 391 جہازوں کو ٹھہرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ یہاں جو گودام بنے ہوئے ہیں ان کا رقبہ 1422.4 ایکڑ ہے۔

تجارتی جہازوں کا سب سے بڑا بیڑا

1990ء کے وسط تک دنیا میں مرچنٹ شپس کے سب سے بڑے بیڑے پر لائبیریا کا پرچم لہراتا تھا۔ لائبریا کے بیڑے میں جو تجارتی جہاز ہیں۔ ان میں 5 کروڑ 46 لاکھ 99 ہزار 5 سو 64 ٹن سامان لادا جاسکتا ہے۔

یہودیوں کی تعداد

تخمینہ لگایا گیا ہے کہ پوری دنیا میں ایک کروڑ 82 لاکھ یہودی آباد ہیں، یہودیوں کی سب سے بڑی آبادی امریکہ میں ہے جہاں ان کی تعداد 59 لاکھ 44 ہزار ہے۔ جب کہ اسرائیل میں ان کی کل آبادی 35 لاکھ 37 ہزار ہے۔ برطانیہ میں یہودیوں کی کل تعداد 3 لاکھ 30 ہزار ہے جن میں سے 2 لاکھ ایک ہزار لندن میں 11 ہزار گلاسگو میں اور باقی اسکاٹ لینڈ میں آباد ہیں۔ ٹوکیو، جاپان میں یہودیوں کی

کل تعداد 750 ہے۔

سب سے بڑا کوڑا دان

دنیا کا سب سے بڑا کوڑا دان بلیک پول گلاسڈن یو کے لمیٹڈ کی جانب سے بنایا گیا تھا۔ یہ عظیم الجثہ کوڑا دان 29 مارچ 1990ء کو ''اپرنگ کلین ڈے'' کے موقع پر پیش کیا گیا تھا۔ یہی کمپنی ''ٹاپ سی'' نامی کوڑا دان بناتی ہے۔ جس کی ہو بہو نقل 18 فٹ 16 انچ اونچی بنائی گئی تھی۔ جس میں 26 ہزار لیٹر یا 5719 گیلن کوڑا ڈالنے کی گنجائش ہے۔

سگریٹ کے پیکٹ

دنیا کا وہ سب قدیم سگریٹ پیکٹ جو آج بھی محفوظ ہے۔ فن لینڈ کا بنا ہوا ''پیٹیٹ کیعن'' کا سگریٹ پیکٹ ہے۔ جس میں 25 سگریٹوں کی گنجائش ہوتی تھی۔ یہ سگریٹ 1860ء میں تولیند راایند کلارچ نامی کمپنی بنایا کرتی تھی۔ دنیا کے سب سے نایاب سگریٹ کے پیکٹ کا تعلق لیٹوما کے سات سوویں سالگرہ (1201/1901) کے موقع پر جاری کیا گیا تھا۔ سگریٹ کے پیکٹوں کا سب سے بڑا نجی مصدقہ خزانہ سرتے برطانیہ کے وونن ینگ کی ملکیت ہے۔ اس کے پاس 150 ملکوں کے 62 ہزار 8 سو 37 سگریٹ کے پیکٹ محفوظ ہیں۔

مختلف ممالک کے پرچم

دنیا کے مختلف ملکوں کے پرچموں کے بارے میں تفصیلات جاننے کا علم ویگزیلوگی (Vexillology) کہلاتا ہے جو لاطینی زبان کے لفظ

(Vexillum) سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ہیں پرچم اور یہ لفظ میساچوسٹس امریکہ کے ڈاکٹر وٹنی اسمتھ کے ذہن کی اختراع ہے۔

دنیا کا قدیم ترین پرچم جواب تک دریافت ہوا ہے۔ وہ 3000 سال قبل مسیح سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ پرچم 1972ء میں ایران کے ایک شہر خابس سے دریافت کیا گیا۔

دنیا کی سب سے طویل جنگ

دنیا کی سب سے طویل عرصے تک جاری رہنے والی جنگ "سوسالہ جنگ" کہلاتی ہے۔ یہ جنگ انگلستان اور فرانس کے درمیان چھڑی تھی جو 1338ء سے لے کر 1453ء تک تقریباً 115 سال تک جاری رہی تاہم اس جنگ کے علاوہ اگر 9 صلیبی جنگوں کو صرف ایک جنگ تسلیم کرلیا جائے تو یہ جنگ 195 سال تک لڑی جاتی رہی۔ پہلی صلیبی جنگ 1096ء میں شروع ہوئی تھی اور 1104ء میں ختم ہوئی نویں صلیبی جنگ کا آغاز 1270ء میں ہوا تھا اور یہ جنگ 1291ء میں اختتام پذیر ہوئی تھی۔

سب سے طویل بجرا

وہ سب سے طویل نجی بجرا جس کا شاہی خاندانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ 202 فٹ لمبا ہے۔ اس بجرے کا نام "نبیلہ" رکھا گیا تھا اور اس پر 2 کروڑ 90 لاکھ ڈالر لاگت آئی تھی۔ ستمبر 1987ء میں اس بجرے کو برونائی کے سلطان نے نیویارک میں اثاثوں کا کاروبار کرنے والے ارب پتی ڈونالڈ ٹرمپ کے ہاتھوں تقریباً اسی قیمت میں فروخت کر دیا تھا۔ جس میں اسے خریدا گیا تھا۔ "ٹرمپ پرنسیس" اس کا نیا نام رکھا گیا۔ اس بجرے کا اصل مالک مشہور ارب پتی عدنان خشوگی تھا۔ جس نے اس

بجرے میں ہیلی کاپٹر اترنے کی جگہ اور ایک آپریشن تھیٹر بھی بنوایا تھا۔

دنیا کی سب سے مختصر جنگ

دنیا کی مختصر ترین جنگ جو ریکارڈ پر محفوظ ہے وہ برطانیہ اور زنجبار کے درمیان لڑی گئی تھی۔ پہلے زنجبار ایک الگ ملک تھا لیکن اب تنزانیہ کا حصہ بن چکا ہے۔ یہ جنگ 23 اگست 1896ء کو صبح 9 بجکر 2 منٹ پر چھڑی تھی اور ٹھیک 38 منٹ کے [illegible] 9 بجکر 40 منٹ پر ختم ہوگئی۔ برطانوی بحریہ کے ریئر ایڈ[illegible] (بعد میں ایڈمرل سر) ہیری راسن (1910ء1943ء) نے زنجبار کے خودساختہ سلطان سعید خالد کو الٹی میٹم دیا تھا کہ وہ محل خالی کر دیں اور ہتھیار ڈال دیں۔ لیکن اس الٹی میٹم پر کوئی توجہ نہ دی گئی جس کے بعد برطانوی بحریہ کے جنگی جہازوں نے 38 منٹ تک زنجبار پر شدید کے بعد ''ٹرمپ پرنسیس'' اس کا نیا نام رکھا گیا۔ اس بجرے کا اصل مالک مشہور ارب پتی عرب عدنان خشوگی تھا۔ جس نے اس بجرے میں ہیلی کاپٹر اترنے کی جگہ اور ایک آپریشن تھیٹر بھی بنوایا تھا۔

سب سے تیز رفتار آبدوز

ایٹمی قوت سے چلنے والی روس کی الفا کلاس آبدوزیں مبینہ طور پر زیادہ سے زیادہ 45 ناٹس (51.8 میل فی گھنٹہ) کی رفتار سے بھی تیز چل سکتی ہیں۔ اس آبدوز کے ڈھانچے کی تیاری میں چونکہ ٹیٹانیم کا بکثرت استعمال کیا گیا ہے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ ڈھائی ہزار فٹ کی گہرائی تک غوطہ لگا سکتی ہے۔

8 جون 1983ء کو امریکہ کا ایک جاسوس مواصلاتی سیارہ لینن گراڈ کے نیول یارڈ کے اوپر سے گزرا مواصلاتی سیارے کی کھینچی گئی تصاویر سے معلوم ہوا کہ روسی الفا

آبدوزیں مزید لمبی کی جارہی ہیں اور اب وہ 260.1 فٹ طویل ہیں۔

سب سے بڑی آبدوز

دنیا کی سب سے بڑی آبدوز روس کی ''ٹائفون'' کلاس کی آبدوزیں سمجھی جاتی ہیں۔ اس قسم کی پہلی آبدوز بحیرۂ ابیض، روس میں سیورودونسک کے ڈھکے ہوئے شپ یارڈ میں اتاری گئی تھی اور 23 ستمبر 1980ء کو ناٹو کی تنظیم نے اس کے بارے میں اعلان کیا تھا اور کیا جاتا ہے کہ یہ آبدوزیں 27 ہزار 557 ٹن وزن کے ساتھ سمندر میں غوطہ لگانے کی اہل ہیں۔ ان کی مجموعی لمبائی 557.6 فٹ ہے اور یہ 20 ایس ایس این ایکس 20 میزائلوں سے مسلح ہوتی ہیں۔ یہ میزائل سطح سمندر کے نیچے 4800 بحری میل دور ہدف کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ہر میزائل کے ساتھ سات وار ہیڈز لگے ہوتے ہیں۔ 1987ء کے آخر میں لینن گراڈ میں بنائی جانے والی دو اور آبدوزیں سمندر میں سفر کر رہی تھیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک 140 وار ہیڈز سے مسلح تھی۔

اب تک کسی آبدوز نے جو سب سے طویل زیر آب گشت کیا ہے۔ وہ 111 دنوں پر محیط ہے۔ یہ آبدوز برطانوی بحریہ کی وار اسپائٹ آبدوز تھی جس نے جنوبی بحر اوقیانوس میں 25 نومبر 1982ء سے 1983ء تک 30 ہزار 804 بحری میل کا فاصلہ طے کیا تھا۔

عمیق ترین آبدوز

وہ آبدوز جو سب سے زیادہ گہرائی میں اتر سکتی ہے۔ ''سی کلف'' ہے۔ امریکی بحریہ کی یہ آبدوز جس کا تکنیکی نام ڈی ایس وی 4 ہے، 30 ٹن وزنی ہے۔ اسے 1973ء میں امریکی بحریہ کے حوالے کیا گیا تھا اور مارچ 1985ء میں اس نے سطح

سمندر سے 20 ہزار فٹ نیچے جانے کا ریکارڈ قائم کیا تھا۔

سب سے بڑا مسافر بردار بحری جہاز

دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے طویل پسنجر لائنر ''ناروے'' ہے۔ اس بحری جہاز کی مجموعی لمبائی ایک ہزار 35 فٹ ساڑھے سات انچ ہے اور اس میں 2 ہزار 4 سو مسافر سفر کرتے ہیں۔ 1961ء میں جب اسے بنایا گیا تھا۔ تو اس وقت اس کا نام ''فرانس'' تھا۔ جون 1979ء میں اسے ناروے کے نٹ لوسٹر نے خرید لیا اور اپنے ملک کے نام پر جہاز کا نام رکھا۔ یہ بحری جہاز عام طور پر بحیرہ روم میں محوِ سفر رہتا ہے۔ جبکہ اس کا صدر مقام میامی فلوریڈا ہے۔ 1990ء میں اس عظیم الجثہ جہاز کی نئے سرے سے تزئین و آرائش کی گئی اور اس میں دو نئے عرشے شامل کیے گئے۔ ''ناروے'' اب 76 ہزار ٹن وزن کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ سے منتقل کیا جا سکتا ہے۔

برطانیہ کے کنارڈ بحری بیڑے میں شامل آر ایم ایس ''کوئین الزبتھ'' اب تک بنائے گئے تمام مسافر بردار بحری جہازوں میں سب سے بڑا تصور کیا جاتا ہے۔۔ پہلے اس کا مجموعی ٹننیج 83 ہزار 673 ٹن تھا جو بعد میں کم ہو کر 82 ہزار 998 ٹن رہ گیا۔ ''کوئین الزبتھ'' کی مجموعی لمبائی 1031 فٹ اور چوڑائی 118 فٹ 7 انچ تھی۔ اس جہاز میں جو دخانی ٹربائن لگے تھے۔ ان سے ایک لاکھ ہاس پاور کی توانائی حاصل کی جاتی تھی۔ اس جہاز پر آخری بار 15 نومبر 1968ء کو مسافروں نے سفر کیا۔ 1970ء میں اسے ہانگ کانگ لے جایا گیا۔ جہاں اسے سطح سمندر پر تیرنے والی یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا اور اس کا نیا نام ''سی وائز'' یونیورسٹی رکھا گیا۔ 9 جنوری 1972ء کو اس جہاز میں بیک وقت 3 مختلف مقامات پر شعلے بھڑک اُٹھے جس کے

نتیجے میں یہ جل کر خاکستر ہو گیا۔

سب سے بڑے ٹینکرز

''دی ہپی جینٹ'' جس کا سابقہ نام ''سی وائیز جینٹ'' تھا۔ دنیا کا سب سے بڑا تیل بردار ٹینکر سمجھا جاتا ہے۔ اس ٹینکر میں 6 لاکھ 22 ہزار 511 ٹن تیل رکھنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ اس کی مجموعی لمبائی 1540 فٹ جبکہ چوڑائی 225 فٹ 11 انچ ہے۔ 22 دسمبر 1987ء کو خلیج فارس میں جزیرہ لارک کے قریب عراقی میراج طیاروں نے اس پر حملہ کیا تھا۔ دوسری بار 14 مئی 1988ء کو اس پر حملہ کیا گیا جس سے اسے شدید نقصان پہنچا تھا۔ اس بربادی کے باوجود اُسے ناروے کے ایک شہری نے خرید لیا ہے۔ اس وقت جنوبی کوریا میں اس کی مرمت کی جارہی ہے جس کے بعد یہ دوبارہ سمندری سفر کے قابل ہو جائے گا۔

فضائی راستے سے سب سے بڑا حملہ

17 ستمبر 1944ء کو ہالینڈ میں آرنہم کے قریب 2800 طیاروں اور 1600 گلائیڈروں کی مدد سے تین ڈویژن اینگلو امریکن فوج جو 34 ہزار افراد پر مشتمل تھی نے وہاں حملہ کیا تھا۔ فضا کے راستے یہ سب سے بڑا حملہ سمجھا جاتا ہے۔

کنٹینر شپس

لوہے کے بڑے بڑے صندوقوں میں سامان بھر کر بحری جہاز کے ذریعہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنے کا تجربہ 1955ء میں شروع کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے ایک ٹینکر ''آئیڈیل ایکس'' کو میلکو میکلین (امریکہ) کی جانب سے کنٹینر

شپ میں تبدیل کیا گیا تھا۔

اب تک جتنے بھی کنٹینر شپ بنائے گئے ہیں ان میں سب سے بڑے وہ 12 جہاز ہیں جو یونائیٹڈ اسٹیٹس لائنز کے لئے کوریا میں 85-1984ء کے دوران بنائے گئے تھے۔ یہ کنٹینر شپ 4482ٹی ای یو کنٹینرز لے جا سکتے ہیں۔ جن کا مجموعی وزن 57ہزار 75ٹن ہو سکتا ہے۔

سب سے بڑی دریائی کشتی

دنیا کی سب سے بڑی اندرون ملک دریاؤں میں چلنے والی کشتی 382فٹ طویل ہے جس کا نام "مسی سیپی کوئین" ہے۔ اس جہاز نما کشتی کو لندن کے جیمز گارڈز نے ڈیزائن کیا تھا۔ سب سے پہلے 25جولائی 1976ء کو امریکی ریاست اوہایو کے شہر "سن سنائی" میں اس کا افتتاح ہوا اور اب یہ دریائے مسی سیپی میں رواں دواں رہتی ہے۔

سب سے بڑے مال بردار بحری جہاز

خشک سامان لے جانے والے دنیا کے سب سے بڑے جہاز کا تعلق ناروے سے ہے۔ اس کا نام Bergestaht ہے اور یہ خام دھات کی ترسیل کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ناروے کے سنورابرگیسین اس کے مالک ہیں اور اس جہاز کو جنوبی کوریا میں بنایا گیا ہے۔ جس میں 4لاکھ 2ہزار 82ٹن دھات لادنے کی گنجائش ہے۔ اس کی لمبائی 1125فٹ اور چوڑائی 208فٹ ہے۔ اسے 5نومبر 1985ء کو سمندر میں اتارا گیا تھا۔

تاریخ کا بدترین محاصرہ

دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمن فوج نے روس کے شہر لینن گراڈ کا 880 روز تک محاصرہ کیے رکھا۔ یہ ناکہ بندی 30 اگست 1941ء کو شروع ہوئی تھی اور 27 جنوری 1944ء تک جاری تھی۔ اسے تاریخ کا بدترین محاصرہ سمجھا جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 13 سے 15 لاکھ افراد اس محاصرے کے نتیجے میں ہلاک ہوگئے تھے۔ جس میں شہریوں کی ایک بڑی تعداد بھی شامل ہے۔

سمندر کے راستے سب سے بڑا حملہ

عسکری تاریخ کا سب سے بڑا حملہ 6 جون 1944ء کو فرانس میں نارمنڈی کے ساحلوں پر کیا گیا تھا۔ اس حملے میں اتحادی فوج نے اپنی بری، بحری اور فضائی طاقت کا بھرپور استعمال کیا تھا۔ تاریخ میں یہ ناقابل فراموش واقعہ "ڈی ڈے" کے نام سے خاصی شہرت پا چکا ہے۔ اس حملے کے دوران پہلے تین روز کے اندر 745 بحری جہازوں کا نارمنڈی پر حملہ تھا۔ اس بڑی فوجی کارروائی کے علاوہ اتحادی فوج نے سسلی کے ساحل پر بھی ایک بڑا حملہ کیا تھا۔ 10 جولائی سے 12 جولائی 1943ء کے دوران کیے گئے اس اتحادی حملے کے دوران تین دنوں میں ایک لاکھ 81 ہزار فوجی اتارے گئے تھے۔

سگریٹ رولنگ پیپر کے کتابچے

جس کاغذ میں تمباکو کو لپیٹ کر اسے سگریٹ کی شکل دی جاتی ہے۔ اس کاغذ کے کتابچوں کا سب سے بڑا مجموعہ کینلے، سرے، برطانیہ کے پیڑ ایمنس کے پاس ہے دنیا

کے مختلف ملکوں سے تعلق رکھنے والے سگریٹ بنانے والے ان بک لیٹس کی تعداد دو ہزار 3 سو 66 ہے۔

سب سے قیمتی قلم

دنیا کا سب سے قیمتی قلم جسے لکھنے کے لئے استعمال بھی کیا جاتا ہے، 18 قیراط خالص سونے کا میڈی سن سلم لائن، بال پوائنٹ پن ہے۔ اس قلم کا نمبر اور نام (Crandache) 5003.002 ہے۔ اس قلم میں 6.35 قیراط کے سفید ہیرے لگے ہیں اور یہ قلم صرف لندن کی ایک کمپنی جا کار انٹرنیشنل لمیٹڈ تقسیم کرتی ہے 1992ء کے لئے اس قلم کی خوردہ قیمت ٹیکس سمیت 23 ہزار 950 پونڈ 40.545 ڈالر مقرر کی گئی ہے۔

دنیا بھر سے قیمتی قلم جمع کرنے والے ایک جاپانی شوقین نے ایک فرانسیسی کمپنی ''ریدین'' کی جانب سے بنائے جانے والے ایک فاؤنٹین پن ''اپنے مون'' کے لئے فروری 1988ء میں 13 لاکھ فرانسیسی فرانک ادا کیے تھے۔ اس قلم کی خوبی یہ ہے کہ اس میں 600 قیمتی جواہرات جڑے ہیں۔ ان جواہرات میں زمرد، یاقوت، نیلا نیلم ازرق اور نیکس شامل ہیں۔ اس قلم کو بنانے میں ماہر کاریگروں نے ایک سال سے زیادہ کا عرصہ صرف کیا تھا۔

دنیا کا مقبول ترین قلم، بک کرسٹل Biccrystal سمجھا جاتا ہے دنیا بھر میں ایک اندازے کے مطابق بک آرگنائزیشن کی جانب سے روزانہ ایک کروڑ 40 لاکھ بک پن فروخت کیے جاتے ہیں۔ صرف برطانیہ میں اس قلم کی یومیہ فروخت 6 لاکھ

ہے۔ اگر ان تمام چھ لاکھ قلموں کو استعمال کرتے ہوئے ان سے لکیر کھینچی جائے تو وہ لکیر 9 لاکھ 32 ہزار 182 اعشاریہ 2 میل لمبی ہوگی۔ یہ لکیر اتنی لمبی ہوگی کہ اگر اسے دنیا کے گرد پھیرا جائے تو 37 بار پھیری جاسکے گی۔

سونے کا تابوت

14 ویں صدی قبل مسیح کے فرعون مصر توتخ آمن کے طلائی تابوت کو دریافت کرنے کا سہرا ہاورڈ کارٹر کے سر ہے جنہوں نے 16 فروری 1923ء کو مغربی تھیبس مصر کی "بادشاہوں کی وادی" سے سونے کا یہ تابوت برآمد کیا تھا۔ سونے کے بنے ہوئے اس تابوت کا وزن 110.4 کلوگرام ہے۔ 30 مارچ سے 30 دسمبر تک برٹش میوزیم میں اس سنہرے تابوت کی نمائش ہوئی تھی، جسے 16 لاکھ 58 ہزار 15 افراد نے دیکھا تھا۔ اس موقع پر تقریباً نصف تماشائیوں نے اس مصری تابوت کے بارے میں کتابچے بھی خریدے جس سے 6 لاکھ 57 ہزار 7 سو 31 پونڈ کا منافع ہوا۔

سگریٹ کے ریکارڈز

1985ء میں دنیا بھر میں سگریٹ کی مجموعی پیداوار 9873 ارب تھی اور ایک تخمینے کے مطابق اس سال صرف چین کے لوگوں نے ایک ارب 18 کروڑ سگریٹ پی تھی۔ سینیگال دنیا کا واحد ملک ہے جہاں کے شہروں میں رہنے والے 80 فیصد مرد سگریٹ پیتے ہیں۔

سگریٹ نوشی کے اعتبار سے 1973ء برطانیہ میں ایک یادگار سال تھا۔ اس سال فی بالغ 3230 سگریٹ کے استعمال کا ریکارڈ قائم ہوا تھا۔ 1989ء میں انگلستان میں 97.3 ارب سگریٹ فروخت ہوئے ایک سروے کے مطابق اس سال

42فیصد بالغ مرد سگریٹ نوش پائے گئے جبکہ خواتین میں 23.5فیصد سگریٹ نوشی کی عادت میں مبتلا تھیں۔اوسطاً یہ لوگ فی ہفتہ 136سگریٹ پی رہے تھے۔برطانیہ کے محکمہ صحت نے حال ہی میں دنیا بھر کی 151برانڈز کی سگریٹوں کا تجزیہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ سگریٹ جس میں سب سے زیادہ تار یا نکوٹین موجود ہے وہ "کیپسٹن فل اٹرینتھ" سگریٹ تھی۔اس برانڈ کی ہر سگریٹ میں تار کی مقدار 24اور نکوٹین کی 2.4ملی گرام تھی جبکہ اس کے برعکس "سلک کٹ الٹرا لو کنگ سائز" سگریٹ میں تار اور نکوٹین کی مقدار سب سے کم یعنی فی سگریٹ تار 4اور نکوٹین اعشاریہ 3ملی گرام موجود تھی۔ان سگریٹوں کے علاوہ فلپائن میں ایک مخصوص برانڈ کی سگریٹ فروخت ہوتی ہے جس کے ہر سگریٹ میں نکوٹین کی مقدار 71ملی گرام ہوتی ہے۔1989ء میں جس برطانوی سگریٹ کی فروخت سب سے زیادہ ہوئی وہ "بینسن اینڈ ہیجز اسپیشل فلٹر" تھی۔برطانیہ کے بازاروں میں آج بھی دستیاب سب سے قدیم برانڈ کا سگریٹ "ولز ووڈ بائن" ہے اس کی فروخت 1888ء میں شروع ہوئی تھی۔

اب تک فروخت کے لئے پیش کی جانے والی سگریٹوں میں سب سے طویل سگریٹ "ہیڈ پلیز" تھی جو 11انچ لمبی ہوا کرتی تھی۔یہ سگریٹ ٹیکس سے بچت کے لئے پانچ کے پیکٹوں میں 1930ء کے لگ بھگ امریکہ میں فروخت ہو رہی تھی۔سب سے چھوٹے سائز کی سگریٹ "لٹی پٹ" سگریٹ تھی۔یہ سگریٹ سوا انچ لمبی ہوتی تھی اور اس کی موٹائی ایک انچ کا آٹھواں حصہ ہوا کرتی تھی۔1956ء میں یہ سگریٹ برطانیہ میں دستیاب تھی۔

دنیا بھر میں سگریٹوں کا سب سے بڑا مجموعہ نیویارک کے رابرٹ ای کاف مین کے پاس ہے۔اپریل 1989ء میں اس کے خزانے میں 172ممالک کے 8320مختلف برانڈز کے سگریٹ تھے۔سب سے قدیم برانڈ کا جو سگریٹ اس کے

پاس ہے۔ اس کا نام "لون جیک" ہے اور یہ سگریٹ 1885ء کے لگ بھگ امریکہ میں پی جا رہی تھی۔

پیٹرول سے چلنے والی پہلی کار

پیٹرول سے چلنے والی پہلی کار موٹر ویگن جرمنی کے کارل فریڈرچ (1844-1929) نے بنائی تھی اور 1885ء کے اواخر میں جرمنی کے شہر مینہیم میں اس کا کامیاب تجربہ کیا گیا تھا۔ 230 کلوگرام وزنی 3 پہیوں والی یہ گاڑی 13 سے 16 کلومیٹر فی گھنٹے کی رفتار سے سڑک پر دوڑ سکتی تھی۔ 4 جون 1886ء کو ایک مقامی اخبار نے اس اہم واقعہ کو "وغیرہ وغیرہ۔" کے غیر اہم واقعات کے کالم میں جگہ دی تھی۔

دنیا کی سب سے خونریز جنگ

انسانی جانوں کے زیاں کے لحاظ سے دنیا کی سب سے مہنگی جنگ، جنگ عظیم دوم (1939-45ء) سمجھی جاتی ہے۔ اس خوفناک جنگ میں ایک اندازے کے مطابق 5 کروڑ، 48 لاکھ افراد کی جانیں ضائع ہوئی تھیں۔ اس میں میدان جنگ میں ہلاک ہونے والے تمام ملکوں کے فوجی اور شہری شامل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ صرف روس کے 2 کروڑ، 5 لاکھ افراد جنگ میں کام آئے تھے۔ جبکہ جنگ میں مارے جانے والے چینی شہریوں کی تعداد 78 لاکھ بتائی جاتی ہے۔ وہ ملک جسے جانی اعتبار سے سب سے زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا پولینڈ تھا۔ اس ملک کی کل آبادی 3 کروڑ 51 لاکھ تھی۔ جس میں سے 60 لاکھ 28 ہزار افراد مارے گئے اس طرح کل آبادی کا 17.3 فیصد جنگ میں کام آ گیا۔ پہلی جنگ عظیم میں محاذ جنگ پر مارے جانے

والے افراد کی تعداد 97 لاکھ تھی جبکہ اس کے مقابلے میں دوسری جنگ عظیم میں ایک کروڑ، 56 لاکھ فوجیوں نے اپنی جانیں قربان کی تھیں۔

جنگوں میں انسانی جانوں کی ہلاکت کے حوالے سے پیراگوئے کی اس جنگ کا ذکر کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا، جو برازیل، ارجنٹائن اور یوراگوئے کے خلاف 1864ء سے 1870ء تک لڑی گئی تھی۔ جنگ سے پہلے ان ملکوں کی کل آبادی 4 لاکھ تھی جو جنگ کے بعد گھٹ کر صرف 2 لاکھ 20 ہزار رہ گئی۔ بچ جانے والے بالغ مردوں کی کل تعداد صرف 30 ہزار تھی۔

19 ویں صدی میں افغانستان میں برطانوی فوج کو زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ افغان باشندوں کے ساتھ ایک جھڑپ میں برطانوی فوج کو پسپائی اختیار کرنی پڑی، کابل سے 16 ہزار برطانوی فوجی اور ان کے ساتھی محاذ جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے، لیکن ان میں سے سوائے ایک کے اور کوئی زندہ بچ کر ہندوستان واپس نہ پہنچ سکا۔ زندہ بچ جانے والا واحد خوش نصیب سرجن میجر ولیم براؤن (1873ء، 1811ء) تھا۔ 31 جنوری 1842ء کو وہ جلال آباد پہنچا جو اس وقت ہندوستان کی حدود میں شامل تھا۔ اپنے مالک کو بحفاظت منزل تک پہنچانے والے گھوڑے نے دو روز بعد جان دے دی۔

دنیا کی سب سے مہنگی جنگ

اگر دنیا کی تمام بڑی بڑی جنگوں کے مادی نقصانات کو ایک جگہ جمع کر لیا جائے تو بھی وہ صرف دوسری جنگ عظیم کے مالی نقصان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق دوسری جنگ عظیم میں 15 کھرب ڈالر کا مادی نقصان ہوا تھا۔ مئی 1959ء میں سوویت یونین نے تخمینہ لگایا تھا کہ اسے اس جنگ کے لئے 25

کھرب کا نقصان برداشت کرنا پڑا جبکہ امریکہ نے اپنے نقصان کا تخمینہ 5 کھرب 20 ارب ڈالر لگایا تھا۔ برطانیہ کو 34 ارب 42 کروڑ 3 لاکھ پونڈ کا خسارہ اٹھانا پڑا جو پہلی جنگ عظیم کے مقابلے میں 5 گنا زیادہ تھا۔ پہلی جنگ عظیم میں اسے اندازاً 6 ارب 70 کروڑ پونڈ کا نقصان ہوا تھا۔

تاریخ کا سب سے بڑا انخلا

عسکری تاریخ میں 27 مئی سے 4 جون 1940ء کے دوران فرانس میں ڈن کرک کے مقام پر وقوع پذیر ہونے والا واقعہ تاریخ کا سب سے بڑا انخلاء تسلیم کیا جاتا ہے۔ انخلاء کی اس کارروائی میں اتحادیوں کے 1200 بحری اور سول طیاروں نے حصہ لیا تھا اور کل 3 لاکھ، 38 ہزار 226 برطانوی اور فرانسیسی فوجیوں نے وہ علاقہ خالی کیا تھا۔

دنیا کی سب سے بڑی جنگ

دوسری جنگ عظیم کے دوران فلپائن میں خلیج لیت میں ہونے والی بحری فضائی کارروائی دنیا کی سب سے بڑی بحری لڑائی تصور کی جاتی ہے۔ 22 اکتوبر سے 27 اکتوبر 1944ء تک جاری رہنے والے اس مقابلے میں 231 بحری جہازوں اور 1996ء طیاروں نے حصہ لیا تھا۔ ان میں 166 جنگی جہاز اتحادیوں کے تھے جبکہ جاپانی جنگی جہازوں کی تعداد 65 تھی۔ جنگ کے نتیجے میں 26 جاپانی اور 6 امریکی جہاز ڈبو دیئے گئے تھے۔ دور جدید کی سب سے بڑی خالص بحری جنگ جٹ لینڈ کا

معرکہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس لڑائی میں جو 13 مئی 1916ء کو شروع ہوئی تھی۔ برطانیہ کے رائل نیوی کے 151 جنگی جہازوں نے حصہ لیا تھا جبکہ ان کے مقابلے پر 101 جرمن جنگی جہاز تھے۔ رائل نیوی کے 14 جہاز ڈبودیئے گئے تھے اور 6097 افراد مارے گئے تھے۔ جبکہ جرمن بیڑے کے 11 جہاز غرق کردیئے گئے اور 2545 بحری جوان ہلاک ہوئے تھے۔

سب سے زیادہ نوبل انعامات حاصل کرنے والے ممالک

سب سے زیادہ نوبل انعامات امریکہ نے حاصل کیے ہیں۔ جن کی تعداد 1989ء تک 198 تھی۔ ان میں وہ انعامات بھی شامل ہیں جو اس نے خود بلاشرکت غیرے مکمل حاصل کیے ہیں اور وہ بھی جس میں دوسرے ممالک کے دانشور بھی شریک ہیں۔ امریکہ نے جس شعبے میں سب سے زیادہ نوبل انعامات حاصل کیے وہ علم عضویات (فزیولوجی) یا علم الادویہ کا شعبہ ہے جس میں اس کے حاصل کردہ انعامات کی تعداد 67 ہے۔ اس کے بعد علم طبیعات میں 53، علم کیمیا میں 35، فروغ امن کے لئے 18 اور معاشیات کے شعبے میں اہم کارنامے انجام دینے پر امریکہ کو اب تک 15 نوبل پرائز مل چکے ہیں۔ فروغ ادب کے شعبے میں فرانس کو دنیا کے تمام دوسرے ملکوں پر برتری حاصل ہے۔ اسے ادب کی گرانقدر خدمات پر اب تک 12 نوبل انعامات سے نوازا جاچکا ہے۔ برطانیہ کے حاصل کردہ نوبل انعامات کی تعداد 88 ہے جس میں قطعی اور مشترکہ دونوں طرح کے شامل ہیں۔ برطانیہ کو کیمیا میں 23، علم عضویات یا علم الادویہ میں 22، علم طبیعات میں 20، امن کے 10، ادب کے 8 اور معاشیات کے 15 انعامات مل چکے ہیں۔ کیمیا کے شعبے میں جرمنی کا پلہ سب پر بھاری ہے اسے کیمسٹری میں 21 سے زائد نوبل انعامات مل چکے ہیں۔

سب سے بڑا اجتماع

ایک ہی مقصد کے تحت روئے زمین پر انسانوں کا جو سب سے بڑا اجتماع ایک جگہ ہوا ہے اس میں لوگوں کی تعداد لگ بھگ ایک کروڑ 50لاکھ تھی۔ یہ موقع تھا کمبھ میلہ کا جو ایک ہندو تہوار ہے۔ یہ تہوار بھارت کے صوبہ اتر پردیش کے شہر الہ آباد میں اس جگہ منایا گیا تھا جہاں دریائے جمنا اور دریائے گنگا کا سنگم ہوتا ہے، جس دن یہ ریکارڈ قائم ہوا اس روز تاریخ 6 فروری 1989ء تھی۔

آخری رسومات میں سب سے بڑی حاضری

مدارس کے وزیر اعلیٰ سی این انو درائے کی شخصیت کی سحر انگیزی اور ہر دلعزیزی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ موصوف 3 فروری 1969ء کو جب ملک عدم سدھارے تو ان کی آخری رسوم میں پولیس کے تخمینے کے مطابق ڈیڑھ کروڑ افراد شریک تھے۔

مصر کے صدر جمال عبدالناصر (پیدائش 15 جنوری 1918ء) کی تدفین یکم اکتوبر 1970ء کو عمل میں آئی تھی، ان کے جنازے میں بھی لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اس روز قاہرہ کی سڑکوں پر جنازہ کے ساتھ 40لاکھ افراد کا جلوس ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

برطانیہ میں جس شخص کے جنازے میں لوگوں کی سب سے بڑی تعداد شریک تھی وہ وائس ایڈمرل وسکاؤنٹ ٹیلسن کا جنازہ تھا۔ جنہیں 9 جنوری 1806ء کو سپرد خاک کیا گیا۔ آخری رسومات میں شرکت کے خواہشمندوں کو ٹکٹ فروخت کیے گئے

تھے اور انہیں صبح ساڑھے آٹھ بجے ہی سینٹ پال کیتھڈرل میں بٹھا دیا گیا تھا تاہم ان میں سے بیشتر افراد 9 بجے کے بعد ہی باہر نکلنے میں کامیاب ہو سکے۔

گرجے کا بلند ترین مینار

دنیا میں کسی گرجے کا سب سے بلند مینار مغربی جرمنی کے شہر الم کے پروٹسٹنٹ کیتھڈرل کا ہے۔ یہ گرجا گھر اولین گوتھک طرز تعمیر کی عکاسی کرتا ہے اور اس کی تعمیر 1377ء میں شروع ہوئی تھی تاہم مغربی رخ پر مینار ہے۔ اس کی تعمیر کا کام 1890ء تک مکمل نہیں ہوا تھا۔ تکمیل کے بعد اس مینار کی کل اونچائی 528 فٹ تھی۔

سب سے زیادہ نوبل انعام حاصل کرنے والی تنظیم

اب تک کسی ایک شخص یا تنظیم کو سب سے زیادہ جو نوبل انعامات دیئے گئے ہیں ان کی تعداد تین ہے اور یہ انعامات جنیوا، سوئٹزرلینڈ کی انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس کو دیئے گئے تھے۔ جو 29 اکتوبر 1863ء کو قائم ہوئی تھی۔ یہ نوبل پرائز آئی سی آر سی کو 1917ء اور 1963ء میں ملے تھے۔ 1963ء کا انعام انٹرنیشنل لیگ آف ریڈ کراس سوسائٹیز کے ساتھ مشترکہ طور پر دیا گیا تھا۔

دنیا کا وہ واحد شخص جسے دو بارہ بلا شرکت غیرے نوبل انعام ملا وہ ڈاکٹر لینس کارل پاؤلنگ (پیدائش 28 فروری 1901ء) ہیں۔ وہ 1931ء سے کیلیفورنیا انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میں کیمسٹری کے پروفیسر ہیں۔ 1954ء میں انہیں کیمیا کا اور 1962ء میں امن کا نوبل انعام ملا تھا۔ ان کے علاوہ مادام میری کیوری (1934-1961ء) کو بھی دو بارہ نوبل انعام کا مستحق سمجھا گیا۔ پولینڈ میں جب ان

کی پیدائش ہوئی تھی تو ان کا نام مارجا اسکولڈ سکا رکھا گیا تھا۔ 1903ء میں انہیں اپنے شوہر پیئر کیوری اور ایک دوسرے سائنسدان انتونی ہنری بیکورل کے ساتھ اشتراک میں طبیعات کا نوبل پرائز دیا گیا تھا۔ جبکہ 1911ء میں وہ بلاشرکت غیرے کیمیا کے نوبل انعام کی مستحق قرار دی گئی تھی۔ امریکہ کے پروفیسر جون بارڈین کو دوبار ایک ہی شعبہ یعنی طبیعات میں نوبل انعام ملا۔

نوبل پرائز حاصل کرنیوالی کم عمر شخصیات

نوبل انعام کے وقت جس شخصیت کی عمر سب سے کم تھی وہ برطانیہ کے پروفیسر سر لارنس بریگ (1890-1971ء) تھے 1915ء میں انہیں طبیعات کا نوبل انعام ملا تھا اور اس وقت ان کی عمر صرف 25 سال تھی۔ یہ انعام انہیں اپنے والد سر ولیم ہنری ریگ (1862-1942ء) کے ساتھ تعاون کرنے پر دیا گیا تھا۔ جو ایکسریز اور کرسٹل اسٹرکچرز پر کام کر رہے تھے۔ بریگ اور امریکہ کے تھیوڈور ولیم رچرڈز (1868ء 1928ء) کو 1914ء میں کیمیا کا جو نوبل انعام دیا گیا تھا۔ اس پر ان لوگوں نے اس وقت کام کیا تھا۔ جب ان کی عمر صرف 23 سال تھی۔ ادب کے شعبے میں سب سے کم عمری میں جس ادیب کو نوبل انعام سے نوازا گیا وہ برطانیہ کے رڈیارڈ کپلنگ (1865-1936ء) تھے۔ 1907ء میں 41 سال کی عمر میں انہیں یہ اعزاز حاصل ہوا تھا۔ فروغ امن کے سلسلے میں سب سے کم عمر جس شخصیت کو نوبل انعام کا مستحق سمجھا گیا وہ شمالی آئرلینڈ کی مسز مایریڈ کوریگن میگوار (پیدائش 27 جنوری 1944ء) ہیں۔ انہیں 1976ء میں امن کا نوبل انعام شراکت میں دیا گیا تو ان کی عمر 32 سال تھی۔

دنیا کی سب سے خونریز لڑائی

وہ ایک لڑائی جس میں سب سے زیادہ فوجیوں کی جانیں ضائع ہوئیں وہ سوے، فرانس کی پہلی لڑائی تھی۔ جو پہلی جنگ عظیم کے دوران لڑی گئی۔ یہ لڑائی یکم جولائی سے 19 نومبر 1916ء تک جاری رہی۔ اس لڑائی میں 10 لاکھ 43 ہزار 896 فوجی مارے گئے تھے۔ جن میں اتحادی فوج کے 6 لاکھ 23 ہزار 907 جوان شامل ہیں۔ صرف برطانیہ کے 4 لاکھ، 19 ہزار 654 فوجیوں نے جانیں قربان کی تھیں۔ اتحادیوں کے مقابلے میں اب جرمن فوج کا یہ دعویٰ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ اس کے 6 لاکھ 70 ہزار جوان اس ایک لڑائی میں مارے گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس لڑائی کے دوران تو توپ خانوں کے گرجنے کی آواز ہیمپ اسٹیڈ ہیتھ، لندن میں سنی جاتی تھی۔ کسی ایک لڑائی میں سب سے زیادہ جانی نقصان اسٹالن گراڈ کی لڑائی میں ہوا تھا۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ اس لڑائی میں 21 لاکھ افراد ہلاک ہوئے تھے۔ یہ لڑائی جرمن فوج کے فیلڈ مارشل وان پاؤلس کی جانب سے ہتھیار ڈالنے کے بعد 31 جنوری 1943ء کو ختم ہوگئی تھی۔ اس وقت سوویت فوج کی قیادت جنرل ویسیل چوئی کوف کررہے تھے۔ لڑائی سے پہلے اسٹالن گراڈ کی آبادی 5 لاکھ سے زائد تھی لیکن جنگ کے خاتمے کے بعد اس شہر میں صرف ایک ہزار پانچ سو پندرہ افراد زندہ رہ گئے تھے۔

سب سے تیز رفتار کار

ایک میل لمبی زمینی پٹی پر سب سے تیز رفتاری سے کار چلانے کا مظاہرہ رچرڈ نوبل (پیدائش 1946ء) نے کیا تھا۔ امریکی ریاست نیوادا کے صحرا بلیک راک ڈیزرٹ میں 14 اکتوبر 1983ء کو جیٹ انجن کی طاقت سے چلنے والی کار کا نام

تھرسٹ 2 رکھا گیا تھا اور 17 ہزار پونڈ تھرسٹ کی حامل اس رولس رائس ایوون 302 کار نے 633 میل فی گھنٹے کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی کا مظاہرہ کر کے تماشائیوں کو ششدر کر دیا تھا۔

مسز کیٹی ہمبلٹن دنیا کی وہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے زمین پر تیز کار چلانے کا انتہائی ریکارڈ قائم کیا۔ 48 ہزار ہارس پاور راکٹ کی قوت سے چلنے والی تین پہیوں والی اس کار کا نام ایس ایم ون ''موٹی ویٹر'' تھا۔ 6 دسمبر 1976ء کو ان کا دوطرفہ سرکاری ریکارڈ 512 میل فی گھنٹہ سے بھی زیادہ تھا اور بعض اوقات تھوڑی دیر کے لئے ان کی کار نے 600 میل فی گھنٹے کی حد بھی پار کی تھی۔

یہ وہ مخصوص کاریں ہیں جو عام استعمال کے لئے نہیں بنائی جاتیں اور نہ ہی انہیں عام سڑکوں پر چلانا ممکن ہے تاہم ''لمبورگینی ڈیابلو'' ایک ایسی اسٹینڈرڈ ماڈل کار ہے جس نے مارچ 1990ء میں ناردو ٹیسٹ ٹریک اٹلی میں 203 میل فی گھنٹے کی رفتار کا ریکارڈ قائم کیا تھا۔ اس کار کی ایک دوسری سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کا انجن سب سے طاقتور سمجھا جاتا ہے اور مشہور ہے کہ انجن کی طاقت 366 کلوواٹ یا 4493 ہارس پاور کے برابر ہے۔

سب سے لمبی کار

دنیا کی سب سے لمبی کار 100 فٹ طویل ہے۔ اس میں 26 پہیے لگے ہیں۔ اس کیڈلک لیموزین کو کیلی فورنیا کے جے او ہربرگ نے ڈیزائن کیا تھا۔ اس طویل کار میں کئی خصوصیات موجود ہیں۔ مثلاً اس میں ایک سوئمنگ پول ہے، کار میں وہ چوبی تختہ بھی لگا ہے جس پر سے تیراک نیچے پانی میں چھلانگ لگاتے ہیں۔ ایک بہت بڑے سائز کا واٹر بیڈ بھی ہے۔ جس پر آرام سے پاؤں پسار کر گرمی کی حدت سے

نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ گرم پانی کا ٹب ہے، ہیلی پیڈ ہے جس پر ہیلی کاپٹر اتر سکتا ہے۔ سیٹلائٹ ڈش انٹینا لگا ہے اور بلوریں فانوس سے مزین ہے۔ اتنی لمبی کار کو اگر کوئی چاہے تو ایک سالم کار کے طور پر چلا سکتا ہے یا اگر وہ پسند کرے تو درمیان سے اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے الگ بھی کیا جا سکتا ہے۔ ویسے اس کار کو اب تک صرف فلموں کے لئے یا نمائشوں کے لئے ہی استعمال کیا جا سکا ہے۔

دنیا کی ایک اور لمبی کار کیڈلک ایل ڈورڈیڈو 1982ء ہے۔ اس کار کی لمبائی 71 فٹ 11 انچ ہے۔ اسے ہیکی ریجونین نے ڈیزائن کیا تھا اور امریکہ میں والٹ کروزنسکی نے بنایا تھا۔ اس کار میں 18 پہیئے ہیں اس کا وزن 7 ٹن سے زیادہ ہے۔ یہ کار ایک سوئمنگ پول اور بار سے آراستہ ہے۔ بار میں 20 افراد بیٹھ سکتے ہیں علاوہ ازیں اس ایک کار میں تین ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، ریڈیو اور غسل آفتابی کے لئے عرشہ بھی موجود ہے۔

سب سے پستہ قامت کار

اب تک جو سب سے بونی یا چھوٹے قد کی کار بنائی گئی ہے وہ کھلی ہوئی چھت کی سب سے بالائی سطح سے نیچے سڑک تک صرف ساڑھے 26 انچ اونچی ہے۔ اس مل مین امپ "دی امپریسڈ" کار کو برطانیہ کے پیری ویکنس اور ڈینی کولس نے تیار کیا تھا۔

کار میں دنیا کے گرد سفر

کار میں دنیا کے گرد سب سے تیز رفتاری سے چکر لگانے کا ریکارڈ 39 دن 29 گھنٹے اور 35 منٹ میں قائم کیا تھا۔ اس سفر کے دوران خط استواء کی لمبائی سے

بھی زیادہ طویل (26 ہزار 78 میل) فاصلہ طے کیا گیا۔ اس سفر کا اہتمام برطانیہ کی رائل آرمی آرڈیننس کور کی جانب سے کیا گیا تھا اور اس میں ٹرانس ورلڈ ونچر کے چھ ارکان (تین مرد تین خواتین) نے حصہ لیا تھا۔ یہ چھ افراد دو "رو ور 827 ی سیلون" کاروں میں سوار تھے۔ ان لوگوں نے ٹاور آف لندن سے اپنے سفر کا آغاز 13 مئی 1990 کو کیا تھا اور وہ لوگ 22 جون کو اس مقام پر واپس لوٹے تھے۔ اس کارہائے نمایاں کے دوران انہوں نے 6 براعظموں کا سفر کیا اور 25 ممالک کی حدود میں سے گزرے۔ ان لوگوں نے مجموعی طور پر 25 ہزار ایک سو 87 اشاریہ 8 میل کا فاصلہ طے کیا تھا۔

اس سے پہلے دنیا کے گرد خط استواء کی لمبائی سے زیادہ فاصلہ (47. 24901 میل) انتہائی تیز رفتاری سے کار میں طے کرنے کا ریکارڈ کلکتہ، بھارت کے محمد صلاح الدین عرف صلو چوہدری اور ان کی بیگم نینا کے پاس تھا۔ اس جوڑے نے 9 ستمبر سے 17 نومبر 1989 کے دوران 69 دن 19 گھنٹے اور 5 منٹ میں دنیا کے گرد چکر مکمل کیا تھا۔ جس کار میں انہوں نے سفر کیا وہ ہندوستان "کنٹیسا کلاسک 1189ء کار تھی۔ انہوں نے دہلی سے اپنے سفر کا آغاز کیا تھا اور 6 براعظموں اور 25 ملکوں کی سیر کرتے ہوئے وہ تقریباً 70 دنوں میں دہلی واپس پہنچے تھے۔ دوران سفر جو فاصلہ انہوں نے طے کیا اس کی مجموعی طوالت 25 ہزار ایک سو 87 اعشاریہ 8 میل تھی۔

سب سے آسان ڈرائیونگ ٹیسٹ

گاڑی چلانے کی اجازت دینے سے پہلے مختلف ملکوں نے اپنے اپنے معیار کے مطابق ڈرائیونگ ٹیسٹ مقرر کر رکھے ہیں۔ تاہم سب سے آسان ڈرائیونگ

ٹیسٹ مصر کا سمجھا جاتا ہے۔ وہاں اگر کوئی شخص 19.64 فٹ کا فاصلہ آگے کی طرف اور اسی قدر فاصلہ پیچھے کی طرف (ریورس میں) گاڑی چلا کر طے کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اسے لائسنس جاری کر دیا جاتا ہے۔ 1979ء میں اطلاع ملی تھی کہ وہاں ایک نئی شرط عائد کر دی گئی ہے اور وہ یہ کہ گاڑی ریورس کرتے وقت راستے کے دونوں جانب رکھے گئے ربڑ کے نشانات کے بیچوں بیچ سے گاڑی احتیاط کے ساتھ گزارنی ضروری ہے۔

سب سے بڑا گیراج

سب سے بڑا نجی گیراج بھارت کے شہر بمبئی کے نواح میں ایک دو منزلہ عمارت کی شکل میں ہے۔ ان گیراجوں میں پران لال بھوگی لال کی وہ 176 کاریں کھڑی ہوئی ہیں جو اس نے شوقیہ طور پر جمع کی ہیں۔

ریورس گاڑی چلانے کا ریکارڈ

مونٹانا امریکہ کے چارلس کریکٹن (70-1908ء) اور جیمس ہرگس اپنی ماڈل اے فورڈ 1929ء روڈسٹر کار کو نیویارک سے 3340 میل دور لاس اینجلس ریورس حالت میں چلا کر لے گئے تھے۔ 26 جولائی 1930ء کو انہوں نے اپنا ریورس سفر شروع کیا تھا اور 13 اگست کو لاس اینجلس پہنچے تھے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس سفر کے دوران انہوں نے ایک بار بھی انجن بند نہیں کیا۔ بعد میں وہ دوبارہ ریورس کار

چلاتے ہوئے 5 ستمبر کو نیویارک پہنچ گئے۔ اس طرح 42 دنوں میں انہوں نے 7180 میل مکمل کیے۔

سب سے زیادہ میل طے کرنیوالا ڈرائیور

گڈایئر ٹائر اینڈ ربر کمپنی کے ایک ڈرائیور ویلڈن سی کوچک نے 5 فروری 1957ء سے 28 فروری 1986ء تک 31 لاکھ 41 ہزار 946 میل ڈرائیونگ کی۔ اس طرح اس نے ایک سال میں اوسطاً 95 ہزار 210 میل طے کرنے کا منفرد ریکارڈ قائم کیا۔ ویلڈن اپنی کمپنی کے بنے ہوئے ٹائر ٹیسٹ کرنے پر مامور تھا۔

معمر ترین ڈرائیور

کیلیفورنیا کے رائے ایم رالفز (پیدائش 10 جولائی 1870ء) کو جون 1974ء میں 95 م ف گ (میل فی گھنٹہ) کی رفتار سے کار چلانے پر وارننگ دی گئی تھی۔ کیونکہ وہ جس علاقے میں ڈرائیونگ کررہا تھا وہاں مقررہ حد رفتار 55 م ف گ تھی۔ تاہم 25 اگست 1974ء کو اسے ریاست کیلیفورنیا کی طرف سے لائسنس جاری کردیا گیا جو 1978ء تک کارآمد تھا۔ لیکن وہ 9 جولائی 1975ء کو ہی انتقال کرگیا۔ اگر وہ ایک دن اور زندہ رہتا تو اپنی 105 ویں سالگرہ ضرور مناتا۔

سیسے سے پاک پیٹرول

امریکہ میں 1970ء میں صاف ہوا کے قانون کی منظوری دی گئی تھی۔ اس

قانون کے تحت ماحولیاتی تحفظ کی ایجنسی (ای پی اے) کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ ایک نظام الاوقات کا تعین کرے، تاکہ اس تاریخ کے بعد امریکہ بھر میں تمام سروس اسٹیشنوں سے لیڈ سے پاک گیسولین کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ 22 فروری 1972ء کو ای پی اے نے مجوزہ ضابطوں کا اعلان کیا جس کے مطابق تمام بڑے سروس اسٹیشنوں کو اس امر کا پابند کیا گیا کہ وہ کم اوکٹین والا سیسے سے پاک پیٹرول صارفین کو فراہم کریں۔ جس میں سیسے کی مقدار فی گیلن 05 گرام سے زیادہ نہ ہو۔ اس کے بعد 27 دسمبر 1972ء کو ای پی اے نے تمام اسٹیشنوں کے لئے یکم جولائی 1974ء کی حتمی تاریخ مقرر کر دی کہ وہ اس کے بعد جو بھی پٹرول فراہم کریں اس میں سیسہ شامل نہیں ہونا چاہیے۔